Digitized by Khilafat Library Rabwah

اللہ نورُ السمٰوٰت والارض مثل نورہٖ کمشکوٰۃ فیہا

مصباح

زنانہ اخبار

مہینے میں دو بار

نمبر ۱، ۲ جلد ۹

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

ایڈیٹر:۔ قاضی محمد ظہور الدین اکمل

چندہ سالانہ دو روپیہ ۸ آنے

۱۵ دسمبر ۱۹۳۴ء و یکم جنوری ۱۹۳۵ء ۔ ۲۴/۷ رمضان المبارک ۱۳۵۳ھ

فہرست مضامین

اقتباس از خطبات حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ ۔ ۳/۱۷
دین کے لئے خاص قربانیوں کے مطالبات
رپورٹ ہائے لجنہ۔ رمضان المبارک ۔ ۱۸/۲۲
پروگرام جلسہ سالانہ
چندہ کشمیر و مستورات جماعت احمدیہ (فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان) ۔ ۲۳/۲۷
وصیتیں (مقبرہ بہشتی)

رمضان المبارک

مژدہ ہو میری بہنو! ماہِ صیام آیا — ایماں کا تحفہ لے کر یہ خوش خرام آیا
پھر مومنوں کو اس نے بخشا ہے صدق و عرفاں — وحدت کے خم لنڈھانے آیا ہے ماہِ ذی شان
پھر رفعتوں کے زینے آکر دکھائے اس نے — پھر شادکامیوں کے مژدے سنائے اس نے
سینا کا جلوہ یکسر سینے میں بھر دیا ہے — پھر نور سے منور ہستی کو کر دیا ہے
روحانی مائدے کو لایا ہے آسماں سے — آنکھوں میں پھر جمائے نقشے کہاں کہاں کے
پھر مل رہا ہے دل کو پیغام صد جراحت — پھر پا رہی ہیں آنکھیں مومن کی اک بصارت
تقسیم کرنے آیا صہبا و جامِ زریں — دیتا ہے فصلِ گل کی بہجت نشاط آگیں
محسوس کر رہا ہے دل گونہ اک مسرت — شاید کوئی اچھوتی لایا ہے یہ بشارت
ہے بے نقاب کرتا فطرت کے راز کو یہ — محمود سے ملانے آیا ایاز کو یہ

پُر معصیت شمیمہ ہر دم نثار تجھ پر
قرباں جان میری لاکھوں ہی بار تجھ پر

مصباح: عزیزہ محترمہ عرصے سے سخت بیمار ہیں۔ اُن کی شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے سب بہنیں توجہ بدعا فرمائیں۔
(ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران مصباح سے ضروری درخواست

خدا کے فضل سے مصباح کی آٹھویں جلد ختم ہوئی۔ اور نویں اس پرچہ کیساتھ شروع ہوئی۔ ہر ایک پرچہ عمدہ اور مفید مضامین کیساتھ ٹھیک مقررہ تاریخ پر شائع کیا ہے۔ ہمارا فرض تو ادا ہوا۔ آپ دیکھ لیں کہ اسکا چندہ جو صرف دو روپے آٹھ آنے ہے ادا کیا ہے یا نہیں۔ حساب دیکھنے سے معلوم ہوا کہ قریباً ستر۔ اسی ایسی خریدار ہیں جنہوں نے اپنے نام پرچہ بند کرا دیا اور دو سال کا بقایا ان کے ذمے ہی ہے۔ اور قریباً ایک سو ایسی خریدار جن کے نام مصباح اب بھی جاری ہے اور دو سال سے انکا چندہ نہیں آیا۔ اور قریباً ۲۵۰ خریدار ہیں جنکی طرف سے ۱۹۳۴ء کا چندہ سال تمام یا نصف سال نہیں ملا۔ باقی خوش معاملہ فرض شناس خریداران کا شکریہ۔ امید ہے کہ وہ اب ۳۵ء کا چندہ [illegible] اپنا بقایا ادا فرما دینگی تاکہ مصباح وقت پر نکلتا رہے۔

(مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ دسمبر ۳۴ء و یکم جنوری ۱۹۳۵ء

دین کیلئے خاص قربانیوں کے مطالبات

"حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبات جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ انہیں سے ۲۳ و ۳۰ نومبر کے خطبات کے لئے بالخصوص خواتین جماعت کو توجہ کرنے کے لئے فرمایا۔ اصل خطبے تو "الفضل" ۲۹ نومبر و ۹ دسمبر میں چھپ چکے ہیں۔ مفصل تو انہی سے پڑھنا چاہیئے۔ بطور یاد دہانی و یادداشت ان کا خلاصہ حضور ہی کے الفاظ میں درج ذیل ہے" (ایڈیٹر)

سب سے اہم بات یہ ہے۔ کہ قربانی کے لئے پہلے ماحول پیدا کیا جائے۔ اور اس کے لئے ہمیں اپنے بیوی بچوں سے پوچھنا چاہیئے۔ کہ وہ ہمارا ساتھ دیں گے یا نہیں۔ اگر وہ ہمارے ساتھ قربانی کے لئے تیار نہیں ہیں۔ تو قربانی کی گنجائش بہت کم ہے۔

مالی قربانی کی طرح جانی قربانی کا بھی یہی حال ہے۔ جسم کو تکلیف پہنچانا کس طرح ہو سکتا ہے۔ جبتک اس کے لئے عادت نہ ڈالی جائے۔ جو مائیں اپنے بچوں کو وقت پر نہیں جگاتیں۔ وقت پر پڑھنے کے لئے نہیں بھیجتیں۔ ان کے کھانے پینے میں ایسی احتیاط نہیں کرتیں۔ کہ وہ آرام طلب اور عیاش نہ ہو جائیں۔ وہ قربانی کیا کر سکتے ہیں۔ عادتیں جو بچپن میں پیدا ہو جائیں۔ وہ نہیں چھوٹتیں۔ اسمیں شک نہیں۔ کہ وہ بہت بڑے ایمان سے دب جاتی ہیں۔ مگر جب ایمان میں ذرا بھی کمی آ جائے۔ پھر عود کر آتی ہیں۔ پس جانی قربانی بھی اس وقت تک نہیں ہو سکتی جب تک [illegible] اور بچے ہمارے ساتھ متحد نہ ہوں۔ جب تک مائیں متحد نہیں ہوں گی۔ تو وہ روز ایسے کام کریں گی جن سے بچوں میں سستی اور غفلت پیدا ہو۔ پس جب تک مناسب ماحول پیدا نہ ہو۔ کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ہماری مالی قربانی سوائے کمزوروں کے موجودہ ماحول کے لحاظ سے انتہائی حد تک پہنچی ہوئی ہے۔ اور جب تک ماحول تبدیل نہ ہو۔ اور بیوی بچوں کو ساتھ شامل نہ کیا جائے۔ اسوقت تک مزید قربانیوں کا دعوے پورا نہیں ہو سکتا۔

مزید قربانیوں کے لئے ماحول پیدا کرنیکے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

واسطے ہمیں دیکھنا یہ ہے ۔ کہ ہمارا روپیہ کہاں خرچ ہوتا ہے ۔ جو پیسہ ہم خرچ کرتے ہیں ۔ اس میں سے ایک حصہ جائداد کی حفاظت کے لئے بھی صرف ہوتا ہے ۔ تجارت اور زمینداری کی مضبوطی کے لئے بھی ہوتا ہے ۔ صدقات اور چندوں پر بھی خرچ ہوتا ہے ۔ اور یہ سب خرچ مال کو کم کرنے کا نہیں ۔ بلکہ بڑھانے کا ذریعہ ہیں ۔ پس ان اخراجات کو چھوڑ کر جب ہم دیکھتے ہیں ۔ کہ دنیا باقی آمد کن کن مدات میں خرچ کرتی ہے ۔ تو اس کی موٹی موٹی آٹھ مدات معلوم ہوتی ہیں ۔ (۱) اول غذا (۲) لباس کا خرچ (۳) عورتوں کے زیورات (۴) بیماریوں کے علاج (۵) تماشوں وغیرہ پر (۶) شادی بیاہ (۷) آرائش و زیبائش مکانات (۸) آٹھواں خرچ تعلیم کا ہے ۔

ان اخراجات کی موجودگی میں اگر ہم یہ کہیں کہ ہمارا سب کچھ سلسلہ کے لئے قربان ہے ۔ تو اس کا کیا نتیجہ ہو سکتا ہے ۔ جو شخص عملاً کچھ نہ پہنچا سکتا ہے اس کے اس کا زبانی دعویٰ کوئی حقیقت نہیں رکھتا ۔ پس اگر جماعت قربانی کرنا چاہتی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ پہلے ماحول تیار کرے ۔ اور یہ بچوں اور عورتوں کو ساتھ ملائے بغیر نہیں ہو سکتا ۔

عام طور پر زیادہ خرچ عورتوں اور بچوں کا ہی ہے ۔ پس ہم قربانی کے لئے اس بات کے سخت محتاج ہیں کہ عورتیں ہمارا ساتھ دیں ورنہ ہماری قربانی لفظی قربانی رہ جائے گی ۔ اس لئے میں عورتوں کو خصوصیت کے ساتھ توجہ دلاتا ہوں ۔ کہ وہ قربانیوں کی طرف توجہ کریں ۔ اور ان امور میں جو میں آگے بیان کروں گا ۔ مردوں کا ہاتھ بٹائیں ۔ ہماری مستورات کو یاد رکھنا چاہیئے ۔ کہ ان سے پہلے ایسی مستورات گزری ہیں ۔ جنہوں نے ایسی ایسی قربانیاں کیں کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہی کے متعلق لکھا ہے کہ وہ بہت صدقات کرتی تھیں ۔ اور اس وجہ سے ایک دفعہ ان کے بھانجے سے غلطی ہوئی ۔ اور اس نے کہا کہ ہماری خالہ یونہی روپیہ اڑا دیتی ہیں اور وارثوں کا کوئی خیال نہیں رکھتیں ۔ حالانکہ ان کے بھی حقوق شریعت نے رکھے ہیں ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جب یہ سنا تو ان کو بہت افسوس ہوا ۔ اور انہوں نے قسم کھائی کہ اس سے کبھی بات نہ کروں گی ۔ اور اگر کروں تو مجھ پر غلاموں کا آزاد کرنا فرض ہو گا ۔ لوگوں نے اسے ملامت کی ۔ کہ تم نے ایسا کیوں کہا ہے ۔ معافی مانگو ۔ معافی مانگی حضرت عائشہ رضہ نے معاف کر دیا ۔ مگر فرمایا کہ میں نے غلاموں کی آزادی کا وعدہ کیا تھا ۔ اور کوئی حد نہ مقرر کی تھی ۔ اب مجھے ساری عمر ہی غلام آزاد کرنے پڑیں گے ۔ چنانچہ آپ ساری عمر خرید خرید کر غلاموں کو آزاد کرتی رہیں ۔ کیونکہ آپ کو ہمیشہ یہ شک رہا کہ شاید میرا عہد پورا ہوا یا نہیں ۔

ماں کے لئے سب سے بڑی قربانی بچے کی ہوتی ہے ۔ مگر میں اس کے لئے بھی ایک عورت کی مثال پیش کرتا ہوں ۔ جو پہلے شدید کافرہ تھی ۔ ایرانیوں کے ساتھ ایک جنگ میں مسلمانوں کو سخت شکست ہوئی ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وہ اس کا ازالہ کرنے کے لئے پھر جمع ہوئے ۔ خنساء نام ایک عورت جو بڑی شاعرہ گذری ہے۔ اُن کے چار بیٹے تھے۔ انہوں نے اپنے چاروں بیٹوں کو بلایا۔ اور کہا کہ میرے بچو میرے تم پر بہت سے حقوق ہیں۔ تمہارا باپ جواری تھا۔ میں نے چار دفعہ اپنے بھائی سے جائداد تقسیم کرا کر اسے دی۔ مگر اس نے چاروں دفعہ جوئے میں برباد کر دی گویا نہ صرف یہ کہ اس کی اپنی جائداد کوئی نہ تھی۔ بلکہ اُس نے میرے بھائی کی جائداد کو بھی لٹا دیا۔ مگر اس کے باوجود اس کی موت کے بعد میں نے اپنی عصمت کی حفاظت کی اور اس کے خاندان کو بٹہ نہیں لگایا۔ اور بڑی محنت سے تمہاری پرورش کی۔ آج اس حق کو یاد کرا کر میں تم سے مطالبہ کرتی ہوں۔ کہ تم یا تو جنگ میں فتح حاصل کر کے آنا۔ اور یا مارے جانا۔ ناکامی کی حالت میں مجھے واپس آکر منہ نہ دکھانا۔ ورنہ میں اپنا یہ حق تمہیں نہ بخشونگی

عین دوپہر کے وقت جب معرکہ جنگ نہایت شدت سے ہو رہا تھا۔ خنسا آئیں۔ انہوں نے دیکھا کہ اس معرکہ سے بہادروں کا زندہ واپس آنا مشکل ہے۔ انہوں نے اسوقت ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ کہ اے خدا میں نے اپنے بچے دین کے لئے قربان کر دئے ہیں۔ اب تو ہی ان کی حفاظت کرنیوالا ہے۔ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل کیا کہ جنگ فتح ہو گئی۔ اور ان کے بچے بھی زندہ واپس آ گئے۔ تو مسلمان عورتوں کی زندگیوں میں قربانی کے ایسے شاندار نمونے ملتے ہیں۔ جن سے بڑھ کر نمونہ پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح مردوں نے بھی بے شمار قربانیاں کی ہیں۔

چونکہ اس وقت ہمارا سلسلہ خاص حالات میں سے گزر رہا ہے۔ اس لئے جو لوگ عام حالات میں آسودگی سے رہتے ہیں۔ وہ اس امر کا ثبوت دیں کہ پہلے وہ اگر کھاتے پیتے تھے تو خدا تعالے کے حکم کے ماتحت۔ جب قربانی کے لئے انہیں بلایا گیا۔ تو انہوں نے سب کچھ چھوڑ دیا۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو ثابت ہو جائے گا۔ کہ غرباء کا ان پر جو یہ اعتراض تھا۔ کہ وہ عیاشی کے ماتحت کھاتے پیتے اور پہنتے تھے۔ وہ غلط تھا۔ وہ خدا تعالے کے حکم کے ماتحت کھاتے پیتے تھے۔ جب اس کا حکم اس کے خلیفہ کے ذریعہ سے اپنی حالت بدلنے کے متعلق ملا۔ تو انہوں نے اپنی حالت کو بدل دیا۔

اس اصل کے بیان کرنے کے بعد اب میں پہلا مطالبہ کرتا ہوں۔ اور تین سال کے لئے جماعت کے مخلصوں کو بلاتا ہوں۔ کہ جو ان شرائط پر عمل کر سکتے ہوں۔ اور جو سمجھتے ہوں۔ کہ وہ ان شرائط کے ماتحت آسکتے ہیں۔ وہ کھانے پینے۔ پہننے رہائش اور زیبائش میں ایسا تغیر کریں۔ کہ قربانی کے لئے آسانی سے تیار ہو سکیں۔ اور اس کے لئے میں بعض باتیں پیش کرتا ہوں۔

پہلی بات یہ ہے۔ کہ کھانے پینے میں سادگی پیدا کی جائے۔ ہر احمدی جو اس جنگ میں ہمارے ساتھ

شامل ہونا چاہیے۔ یہ اقرار کرے۔ کہ وہ آج سے صرف ایک سالن استعمال کریگا۔ روٹی اور سالن یا چاول اور سالن یہ دو چیزیں نہیں۔ بلکہ دونوں مگر ایک ہوں گے۔ لیکن روٹی کے ساتھ دو سالنوں یا چاولوں کے ساتھ دو سالنوں کی اجازت نہ ہوگی۔ معمولی گزارہ والے گھروں میں بھی عورتیں تھوڑی تھوڑی مقدار میں ایک سے زیادہ چیزیں چسکہ کے طور پر تیار کرلیتی ہیں۔ اس عہد میں آنیوالے لوگوں کیلئے اس کی بھی اجازت نہیں ہوگی۔ سوائے اس صورت کے۔ کہ کوئی دعوت ہو یا مہمان گھر پر آئے۔ اسکے احترام کے لئے اگر ایک سے زائد کھانے تیار کئے جائیں تو یہ جائز ہوگا مگر مہمان کا قیام لمبا ہو۔ تو اس صورت میں اہل خانہ خود ایک ہی کھانے پر کفایت کرنے کی کوشش کریں یا سوائے اسکے کہ اس شخص کی کہیں دعوت ہو اور صاحب خانہ ایک سے زیادہ کھانوں پر اصرار کرے۔ یا سوائے اسکے کہ اسکے گھر کوئی چیز بطور تحفہ آجائے۔ یا مثلاً ایک وقت کا کھانا تھوڑی مقدار میں بچکر دوسرے وقت کے کھانے کی ساتھ استعمال کرلیا جائے۔ ہاں ایک اجازت میں دیتا ہوں۔ بعض لوگ عادی ہوتے ہیں۔ کہ کھانے کے بعد میٹھا ضرور کھائیں۔ بلکہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اگر میٹھا نہ کھائیں۔ تو نفخ ہو جاتا ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے اجازت ہے۔ کہ ایک سالن کے ساتھ ایک میٹھا بھی تیار کرلیں۔ مگر ایسے لوگ شاذ ہوتے ہیں۔ مگر میٹھی شے بھی ایک ہی ہو۔ نیز اس اجازت سے ناجائز فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ یعنی میٹھے کی خلاف عادت بھرمار نہ کی جائے۔ بعض لوگوں نے ناشتہ کے متعلق سوال کیا ہے۔ چونکہ چائے پینے کی شے ہے۔ اسے کھانے میں شمار نہ کیا جائیگا۔ ہاں اسکے ساتھ جو چیز کھائی جائے۔ اسکے لئے ضروری ہوگا۔ کہ ایک ہی ہو یعنی روٹی اور کوئی سالن یا بھجیا وغیرہ۔

لباس کے متعلق۔ جن لوگوں کے پاس کافی کپڑے ہوں۔ وہ ان کے خراب ہو جانے تک اور کپڑے نہ بنوائیں۔ پھر جو لوگ نئے کپڑے زیادہ بنواتے ہیں۔ وہ نصف پر یا تین چوتھائی پر یا ۳/۵ پر آجائیں۔ مثلاً اگر دس جوڑے بنواتے ہیں۔ تو آٹھ یا چھ یا پانچ پر گزارہ کرلیں۔ جو عورتیں اس میں شامل ہوں۔ وہ اپنے اوپر ایسی ہی پابندی کرلیں۔

مردوں اور عورتوں کو اسکے متعلق تفصیلات سے مجھے اطلاع دینے کی ضرورت نہیں۔ ہاں سب سے ضروری بات عورتوں کے لئے یہ ہوگی۔ کہ محض پسند پر کپڑا نہ خریدیں گی۔ یہاں عورتوں کی دوکانیں مردوں سے زیادہ چلتی ہیں۔ کیونکہ عورتیں صرف پسند آنے پر ضرورت کے بغیر بھی کپڑا خرید لیتی ہیں۔ پس عورتیں یہ بھی معاہدہ کریں۔ کہ صرف پسند آنے کی وجہ سے وہ کوئی کپڑا نہ خریدیں گی۔ بلکہ جب ضرورت ہو کپڑا لیں گی۔ اس عادت کو ترک کریں گی۔ کہ جب پھیری والے کی آواز سنی کپڑا دیکھنے کو منگوا لیا۔ اور نہ یہ کہ گئے تو ایک دوپٹہ کا کپڑا خریدنے۔ لیکن ایک پاجامہ کا کپڑا پسند آگیا۔ تو وہ بھی ساتھ خرید لیا۔ عورتوں میں یہ مرض بہت ہے۔ کہ وہ ضرورت پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نہیں۔ بلکہ کپڑا پسند آجانے پر کپڑا خرید لیتی ہیں۔ یہ عادت اسراف میں بہت ممد ہے۔ جو عورتیں اس تحریک میں شامل ہوں۔ وہ اس بات کی پابند ہوں گی۔ کہ صرف پسند آجانے پر کوئی کپڑا نہ خریدیں۔ بلکہ ضرورت ہو تو خریدیں۔

دوسری پابندی عورتوں کے لئے یہ ہے کہ اس عرصہ میں گوٹہ کناری۔ فیتہ وغیرہ قطعاً نہ خریدیں یہ باتیں میں کانگرس کے نقطۂ نگاہ سے نہیں کہتا۔ اس لئے اس کا یہ مطلب نہ سمجھا جائے۔ کہ پہلے جو چیزیں موجود ہیں۔ ان کو بھی ضائع کرنے یا جلا دینے کا حکم ہے بلکہ یہ مطالبات اس لئے ہیں۔ کہ ہمیں دین کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ پس اگر پچھلا موجود ہے۔ اُسے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ مگر آئندہ سے خریدنا بند کر دیں٭

تیسری شرط اس مد میں یہ ہے۔ کہ جو عورتیں اس عہد میں اپنے آپ کو شامل کرنا چاہیں وہ کوئی نیا زیور نہیں بنوائیں گی۔ اور جو مرد اس میں شامل ہوں۔ وہ بھی عہد کریں۔ کہ عورتوں کو نیا زیور بنوا کر نہیں دیں گے۔ پُرانے زیور کو تڑوا کر بنانیکی بھی ممانعت ہے۔ عورتیں پُرانے زیوروں کو تڑوا کر بھی نئے بنانے کی عادی ہوتی ہیں۔ اور اسمیں بھی روپیہ ضائع ہوتا ہے۔ اور جب ہم جنگ کرنا چاہتے ہیں۔ تو روپیہ کو کیوں خواہ مخواہ ضائع کریں۔ خوشی کے دنوں میں ایسی جائز باتوں سے ہم نہیں روکتے۔ لیکن جنگ کے دنوں میں ایک پیسہ کی حفاظت بھی ضروری ہوتی ہے۔ ہاں ٹوٹے ہوئے زیور کی مرمت جائز ہے۔ اور اسے مرمت کرا کر استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن نیا بنانے کی اجازت نہیں٭

علاج کے متعلق اطبار اور ڈاکٹر سستے نسخے تجویز کیا کریں۔ اس کے لئے مجھے کچھ کہنے کی ضرورت نہیں٭

پانچواں خرچ سینما اور تماشے ہیں۔ ان کے متعلق میں ساری جماعت کو حکم دیتا ہوں کہ تین سال تک کوئی احمدی کسی سینما۔ سرکس۔ تھیٹر۔ وغیرہ غرضیکہ کسی تماشہ میں بالکل نہ جائے۔ آج سے تین سال تک کے لئے میری یہ جماعت کو ہدایت ہے۔ اور ہر مخلص احمدی جو میری بیعت کی قدر و قیمت کو سمجھتا ہے۔ اس کے لئے سینما یا کوئی اور تماشہ وغیرہ دیکھنا یا کسی کو دکھانا ناجائز ہے۔ مستثنیٰ صرف وہ لوگ ہیں۔ جو سرکاری ملازم ہیں۔ اور ان کو خاص سرکاری تقریبوں پر ایسے تماشوں میں جانا پڑ جائے٭

چھٹا شادی بیاہ کا معاملہ ہے۔ چونکہ یہ جذبات کا سوال ہے۔ اور حالات کا سوال ہے۔ اس لئے میں یہ حد بندی تو نہیں کر سکتا۔ کہ اتنے جوڑے اور اتنے زیور سے زیادہ نہ ہوں۔ ہاں اتنا مدنظر ہے کہ تین سال کے عرصہ میں یہ چیزیں کم دی جائیں۔ جو شخص اپنی لڑکی کو زیادہ دینا چاہے۔ وہ کچھ زیور کپڑا اور باقی نقدی کی صورت میں دیدے٭

ساتواں مکانوں کی آرائش و زیبائش کا سوال ہے۔ اس کے متعلق بھی کوئی طریق میرے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ذہن میں نہیں آیا۔ ہاں عام حالات میں تبدیلی کے ساتھ اسمیں خود بخود تبدیلی ہو سکتی ہے۔ جب غذا اور لباس سادہ ہوگا۔ تو اس میں بھی خود بخود لوگ کمی کرنے لگ جائیں گے۔ پس میں اس عام نصیحت کے ساتھ کہ جو لوگ اس معاہدے میں شامل ہوں وہ آرائش و زیبائش پر خواہ مخواہ روپیہ ضائع نہ کریں۔ اس بات کو چھوڑتا ہوں۔ بعض عورتیں پرانے کپڑوں سے بڑی بڑی اچھی زیبائش کی چیزیں تیار کر لیتی ہیں۔ انہیں اجازت ہے کیونکہ اسمیں روپیہ کا ضیاع نہیں بلکہ دستکاری کی ترقی ہوتی ہے۔ ہاں نئی چیزیں خریدنے پر پیسے خرچ نہ کئے جائیں؛

آٹھویں چیز تعلیمی اخراجات ہیں۔ اس کے متعلق کھانے پینے میں جو خرچ ہوتا ہے۔ اس کا ذکر میں پہلے کر آیا ہوں۔ جو خرچ اس کے علاوہ ہیں۔ یعنی فیس یا آلات اور اوزاروں یا سٹیشنری اور کتابوں وغیرہ پر جو خرچ ہوتا ہے۔ اسمیں کمی کرنا ہمارے لئے مضر ہوگا۔ اس لئے نہ تو اسمیں کمی کی نصیحت کرتا ہوں۔ اور نہ ہی اس کی گنجائش ہے۔

پس عام اقتصادی حالات میں تغیر کیلئے میں ان آٹھ قربانیوں کا مطالبہ کرتا ہوں۔ جو لوگ ان قربانیوں کو کرنا چاہیں۔ وہ مجھے لکھ کر اس کی اطلاع دیں۔ جو جماعتیں ایسا کرنا چاہیں۔ وہ ریزولیشن پاس کر کے مجھے بھیجدیں۔ یا اگر کوئی ایسے لوگ ہوں جن کے سوائے ساری جماعت ان قربانیوں کے لئے آمادہ ہو تو صرف ان کے نام لکھکر بھیجے جا سکتے ہیں۔ یہ تین سال کا عہد ہوگا۔ جسے ہر سال کے بعد دہرایا جائیگا۔ اور اگر ضرورت ہوئی تو کسی بات کو درمیان میں بھی چھوڑا جا سکیگا۔ جہاں یہ باتیں دوسرے گھروں کیلئے اختیاری ہیں وہاں ہمارے اپنے گھروں میں لازمی ہونگی۔ دوسرے لوگ میرے تابع ہیں۔ جو ان باتوں میں میری متابعت کرنا چاہیں۔ وہ کریں۔ اور جو نہ کرنا چاہیں۔ نہ کریں۔ لیکن اس بات کو اچھی طرح ذہن نشین کر لینا چاہیئے۔ کہ جبتک عورتیں تعاون نہ کریں۔ اخراجات کم نہیں ہو سکتے۔ اور کوئی ایسی رقم نہیں بچ سکتی۔ جو سلسلہ کے کام آسکے۔ اور جب تک یہ کام نہ ہو اسوقت تک یہ کہنا کہ ہمارے مال سلسلہ کے لئے حاضر ہیں غلط ہے۔ پہلے مال بچاؤ۔ پھر انکو حاضر کرو۔ جس شخص کے بیوی بچے اس قربانی کے لئے تیار نہیں وہ اپنے آپکو ہی پیش کر سکتا ہے۔ اور اپنے کھانے اور پہننے میں کمی کر سکتا ہے۔ اسی طرح جس عورت کا خاوند تیار نہ ہو وہ اگر چاہے تو اپنا نام پیش کر سکتی ہے۔ بچے بھی اسمیں شامل ہو سکتے ہیں۔ اور اگرچہ وہ اور کسی چیز میں نہیں۔ مگر اپنے جیب خرچ میں کمی کر سکتے ہیں۔ وہ اگر دو آنے ماہوار بھی بچائیں تو قومی مال میں زیادتی کر سکتے ہیں۔ پس یہ مطالبات ہیں۔ جو میں ان دوستوں سے کرتا ہوں۔ جو اسکے اہل ہیں۔ جو اس کے ماتحت آتے ہی نہیں۔ ان سے کوئی مطالبہ نہیں۔ پس جو افراد یا جماعتیں

5
Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس میں شامل ہونا چاہئیں۔ ان کے لئے میں آئندہ ایک ماہ کی مدت مقرر کرتا ہوں۔ ہندوستان کے رہنے والے ایک ماہ تک اپنے نام پیش کریں۔ اور اور دوسرے ممالک میں رہنے والے چار ماہ کے اندر اندر جس وقت سے وہ عہد کرینگے۔ اسی وقت سے سال شروع ہوگا۔

دوسرا مطالبہ جو دراصل پہلے ہی مطالبہ پر مبنی ہے۔ میں یہ کرتا ہوں کہ جماعت کے مخلص افراد کی ایک جماعت ایسی نکلے جو اپنی آمد کا ۱/۵ سے ۱/۳ حصہ تک سلسلہ کے مفاد کے لئے تین سال تک بیت المال میں جمع کرائے۔ اس کی صورت یہ ہو کہ جس قدر وہ مختلف چندوں میں دیتے ہیں یا دوسرے ثواب کے کاموں پر خرچ کرتے ہیں۔ یا دارالانوار کمیٹی کا حصہ یا حصے انہوں نے لئے ہیں۔ (اخبارات وغیرہ کی قیمتوں کے علاوہ) وہ سب رقم اس حصہ میں سے کاٹ لیں۔ اور باقی رقم اس تحریک کی امانت میں صدر انجمن احمدیہ کے پاس جمع کرادیں۔

عہد کرنیوالے شخصوں کو تین سال تک متواتر ایسا کرنا ہوگا۔ مقررہ تین سال کے بعد جتنی رقم جمع ہوگی۔ وہ یا تو نقد یا رقم کے برابر جائداد کی صورت میں اسے واپس دی جائیگی۔ طالبعلم بھی اس میں شامل ہوسکتے ہیں۔ اور اپنی خرچ میں سے ایک روپیہ بچا کر بھی جمع کرا سکتے ہیں اس تجویز میں طالبعلم عورتیں مرد سب شامل ہوسکتے ہیں۔ تین سال کے بعد یہ روپیہ نقدی یا اتنی ہی جائداد کی صورت میں واپس کر دیا جائے گا۔

تیسرا مطالبہ میں یہ کرتا ہوں کہ دشمن کے مقابلہ کے لئے اس وقت بڑی ضرورت ہے کہ وہ جو گندہ لٹریچر ہمارے خلاف شائع کر رہا ہے۔ اس کا جواب دیا جائے۔ یا اپنا نقطۂ نگاہ احسن طور پر لوگوں تک پہنچایا جائے۔ اور وہ روکیں جو ہماری ترقی کی راہ میں پیدا کی جارہی ہیں۔ انہیں دور کیا جائے۔ اس کے لئے بھی خاص نظام کی ضرورت ہے۔ روپیہ کی ضرورت ہے۔ آدمیوں کی ضرورت ہے اور کام کرنے کے طریقوں کی ضرورت ہے۔ طریق میں بیان نہیں کرتا۔ یہ میں اس کمیٹی کے سامنے ظاہر کرونگا۔ جو اس غرض کے لئے بنائی جائے گی۔ اس کام کیواسطے تین سال کے لئے پندرہ ہزار روپیہ کی ضرورت ہوگی۔ فی الحال پانچ ہزار روپیہ کام شروع کرنے کے لئے ضروری ہے بعد میں دس ہزار کا مطالبہ کیا جائیگا۔ اور اگر اس سے زائد جمع ہوگیا تو اسے اگلی مدات میں منتقل کر دیا جائے گا۔ اس کمیٹی کا مرکز لاہور میں ہوگا۔ اس کام کے لئے اللہ تعالے جن دوستوں کو توفیق دے اور اخلاص دے سو سو یا دو دو سو یا زیادہ مقدار میں یکمشت چندہ دیں۔ ہاں غرباء کو ثواب میں شامل کرنے کے لئے میں ان کے لئے اجازت دیتا ہوں۔ کہ اس تحریک کے لئے وہ دس دس یا بیس بیس کی رقوم بھی دے سکتے ہیں یا دس دس ماہوار کر کے دے سکتے ہیں۔ یہ کام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تین سال تک غالباً جاری رہے گا۔ اس کمیٹی کا کام یہ ہوگا۔ کہ تجارتی اصول پر کام کرے مفت اشاعت کی قسم کا کام اسکے دائرہ عمل سے خارج ہوگا۔

چوتھا مطالبہ یہ ہے کہ قوم کو مصیبت کیوقت پھیلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ اسوقت ہم دیکھتے ہیں کہ حکومت میں بھی ایک حصہ ایسا ہے جو ہمیں کچلنا چاہتا ہے۔ اور رعایا میں بھی۔ ہمیں کیا معلوم ہے۔ کہ ہماری مدنی زندگی کی ابتدا کہاں سے ہوتی ہے۔ قادیان بیشک ہمارا مذہبی مرکز ہے۔ مگر ہمیں کیا معلوم کہ ہماری شوکت وطاقت کا مرکز کہاں ہے۔ یہ ہندوستان کے کسی اور شہر میں بھی ہو سکتا ہے۔ اور چین۔ جاپان۔ فلپائن۔ سماٹرا۔ جاوا۔ روس۔ امریکہ۔ غرضیکہ دنیا کے کسی ملک میں ہو سکتا ہے۔ اسلئے جب ہمیں یہ معلوم ہو کہ لوگ بلاوجہ جماعت کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں۔ کچلنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارا ضروری فرض ہو جاتا ہے کہ باہر جائیں اور تلاش کریں کہ ہماری مدنی زندگی کہاں سے شروع ہوتی ہے۔ ہمیں کیا معلوم ہے کہ کونسی جگہ کے لوگ ایسے ہیں کہ وہ فوراً احمدیت کو قبول کر لینگے اور ہمیں کیا معلوم ہے کہ جماعت کو ایسی طاقت کہاں سے حاصل ہو جائے گی۔ کہ اس کے بعد دشمن شرارت نہ کر سکے گا۔

چونکہ ہمارا پہلا تجربہ بتاتا ہے کہ باقاعدہ مشن کھولنا مہنگی چیز ہے اسلئے پرانے اصول پر نئے مشن نہیں کھولے جا سکتے۔ اس لئے میری تجویز ہے۔ کہ دو دو آدمی تین نئے ممالک میں بھیجے جائیں۔ ان میں سے ایک ایک انگریزی دان ہو۔ اور ایک ایک عربی دان۔ سب سے پہلے تو ایسے لوگ تلاش کئے جائیں کہ جو سب یا کچھ حصہ خرچ کا دیکر حسب ہدایت جاکر کام کریں۔ اگر اس قسم کے آدمی حسب منشا نہ ملیں تو جن لوگوں نے پچھلے خطبہ کے ماتحت وقف کیا ہے ان میں سے کچھ آدمی چن لئے جائیں۔ جن کو صرف کرایہ دیا جائے۔ اور چھ ماہ کے لئے معمولی خرچ دیا جائے۔ اس عرصہ میں وہ ان ملکوں کی زبان سیکھ کر وہاں کوئی کام کریں۔ اور ساتھ ساتھ تبلیغ بھی کریں۔ پس میں اس تحریک کے ماتحت ایک طرف تو ایسے نوجوانوں کا مطالبہ کرتا ہوں جو کچھ خرچ کا بوجھ خود اٹھائیں۔ ورنہ وقف کرنے والوں میں سے ان کو چن لیا جائے گا۔

اس تحریک کے لئے خرچ کا اندازہ میں نے دس ہزار روپیہ لگایا ہے۔ پس دوسرا مطالبہ اس تحریک کے ماتحت میرا یہ ہے۔ کہ جماعت کے ذی ثروت لوگ سو سو روپیہ یا زیادہ دے سکیں اسکے لئے رقوم دے کر ثواب حاصل کریں۔ غربا کی خواہش کو مدنظر رکھکر میں اس کی بھی اجازت دیتا ہوں۔ کہ جو سو نہیں دے سکتے۔ وہ دس بیس تیس یا زیادہ رقوم جو دو ماہوں پر مشتمل ہوں ادا کریں یا دس دس بیس بیس ماہوار کر کے اس میں شامل ہو جائیں تمام غیر ممالک میں احمدیت کا جھنڈا گاڑنا نہایت اہم اور ضروری ہے۔ میں نے پہلے بھی اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔

پانچواں مطالبہ یہ ہے کہ تبلیغ کی ایک سکیم میرے

ذہن میں ہے۔ جس پر سو روپیہ ماہوار خرچ ہوگا۔ اس طرح ۱۲۰۰ سو روپیہ اس کے لئے درکار ہے جو دوست اس میں بھی حصہ لے سکتے ہوں۔ وہ لیں۔ اس میں بھی غرباء کو شامل کرنے کیلئے میں اجازت دیتا ہوں۔ کہ وہ اس تحریک میں حصہ لینے کے لئے پانچ پانچ روپے دے سکتے ہیں۔

چھٹا مطالبہ یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں۔ کہ وقف کنندگان میں سے پانچ افراد کو مقرر کیا جائے کہ سائیکلوں پر سارے پنجاب کا دورہ کریں۔ اور اشاعت سلسلہ کے امکانات کے متعلق مفصل رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں۔ مثلاً یہ کہ کس علاقہ کے لوگوں پر کس طرح اثر ڈالا جا سکتا ہے۔ کون کون سے با اثر لوگوں کو تبلیغ کی جائے تو احمدیت کی اشاعت میں خاص مدد مل سکتی ہے۔ کس کس جگہ کے لوگوں کی کس کس جگہ کے احمدیوں سے رشتہ داریاں ہیں کہ ان کو بھیج کر وہاں تبلیغ کرائی جائے۔ وغیرہ وغیرہ۔

پانچ آدمی جو سائیکلوں پر جائیں گے۔ مولوی فاضل یا انٹرنس پاس ہونے چاہئیں۔ تین سال کے لئے وہ اپنے آپ کو وقف کریں گے۔ پندرہ روپیہ ماہوار ان کو دیا جائے گا۔ تبلیغ کا کام انکا اصل فرض نہیں ہوگا۔ اصل فرض تبلیغ کے لئے میدان تلاش کرنا ہوگا۔ وہ تبلیغی نقشے بنائیں گے۔ اور اس طرح کل رقم جس کا مطالبہ ہے۔ ۲۷½ ہزار بنتی ہے۔ مگر اس میں سے ۱۵ ہزار کی فوری ضرورت ہے جو دوست اس میں حصہ لے سکیں فوراً لیں۔ عام چندے ان چندوں میں شامل نہیں۔ اس تحریک میں بھی غرباء کو حصہ دلانے کے لئے میں اجازت دیتا ہوں۔ کہ جو لوگ پانچ پانچ روپیہ اس مد میں مدد دے سکیں وہ بھی اس میں حصہ لے سکتے ہیں۔ خواہ یکمشت یا پانچ روپیہ ماہوار کر کے ہاں جو لوگ اس سے کم حیثیت رکھتے ہیں وہ نہ میرے مخاطب ہیں اور نہ ان کے ثواب میں کمی آتی ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ دلوں کو دیکھتا ہے۔ خلاصہ خطبہ ۲۳ نومبر

مَیں نے ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کی اپیل کا اعلان کیا ہے۔ اصل مخاطب اس اپیل کے تو وہ لوگ ہیں۔ جن کو اللہ تعالیٰ سو روپیہ یا سو سے زائد رقم دینے کی توفیق دے۔ لیکن چونکہ خدا تعالیٰ نے غرباء کے دلوں میں قربانی کا زیادہ مادہ رکھا ہوتا ہے۔ اس لئے چاروں سکیموں کے متعلق جن میں سے ایک پندرہ ہزار کی ہے۔ دوسری دس ہزار کی۔ اور دو اڑھائی اڑھائی ہزار کی غرباء کے لئے اس رنگ میں رستہ کھولا۔ کہ جو چاہے کسی ایک میں یا ایک سے زیادہ میں یا سب میں شریک ہو سکے۔ یعنی پندرہ اور دس ہزار کی تحریکوں میں دس دس روپے دیکر اور اڑھائی اڑھائی ہزار تحریکوں میں پانچ پانچ روپے ادا کر کے۔ خواہ کسی ایک میں خواہ دو میں خواہ تین میں۔ اور خواہ چاروں میں شامل ہو جائے۔

اسی سلسلہ میں بعض عورتوں نے مجھ سے پوچھا ہے۔ کہ ہم بھی اس تحریک میں حصہ لینا چاہتی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ مگر ہمیں اتنی توفیق نہیں۔ کہ دس یا پانچ روپے یکمشت ادا کر سکیں۔ ہمارے ملک میں رواج بھی ہے۔ کہ عام طور پر عورتوں کو خرچ نقد نہیں دیا جاتا۔ عورتوں کا یہ جوش اور یہ اخلاص یقیناً قابلِ شکریہ بھی ہے۔ اور قابلِ قدر بھی۔ پس میں نے عورتوں کے اخلاص کی قدر کرتے ہوئے انہیں یہ تجویز بتائی۔ کہ جس طرح قادیان میں بھی۔ اور باہر بھی کمیٹیاں ڈالی جاتی ہیں۔ اور جن کے نام کا قرعہ نکلے۔ ان کے نام سے ان تحریکوں میں رقم جمع کرا دیں۔ مثلاً اگر ایک سو یا دو سو عورتیں ان تحریکوں میں شامل ہونیکا ارادہ رکھتی ہیں۔ تو وہ سب مل کر کمیٹی ڈال لیں۔ اور اسمیں روپیہ روپیہ یا دو دو روپے دیتی رہیں۔ ہر ماہ جتنی رقم جمع ہو۔ اس کے لئے قرعہ ڈال لیں۔ مثلاً اگر سو روپے کی رقم ہو۔ تو دس دس روپے کے قرعے جن دس عورتوں کے نام کے نکلیں۔ ان کی طرف سے اس تحریک میں جمع کرا دیں۔ اسی طرح اگلے مہینے اور دس عورتوں کے نام سے جمع کرا دیں۔ اگر مردوں میں سے بھی بعض غرباء اس رنگ میں حصہ لینا چاہیں۔ تو وہ بھی ایسا کر سکتے ہیں۔ مگر ضروری ہوگا۔ کہ خزانہ میں رقم یکمشت جمع کرائی جائے۔

ساتواں مطالبہ۔ ہماری تبلیغی ضرورتیں پوری نہیں ہوتیں۔ ایسی صورت میں ضروری ہے کہ تبلیغی کوششوں کی کوئی اور راہ بھی ہو۔ یعنی ایسی ریزرو فورس ہو۔ کہ ضرورت پڑنے پر اس سے کام لے سکیں۔ اور مبلغین کے کام کے علاوہ اس کے ذریعہ اپنی ضرورتیں پوری کریں۔ پس تبلیغ کی وسعت کے لئے ایک نیا سلسلہ مبلغین کا ہونا چاہیئے۔ اور وہ یہی ہے۔ کہ سرکاری ملازم تین تین ماہ کی چھٹیاں لے کر اپنے آپ کو پیش کریں۔ تاکہ ان کو وہاں بھیجدیا جائے۔ جہاں جہاں ان کی ملازمت کا واسطہ اور تعلق نہ ہو۔ ایسے اصحاب کا فرض ہوگا۔ کہ جس طرح ملکانہ تحریک کے وقت ہوا۔ وہ اپنا خرچ آپ برداشت کریں۔ ہم اس بات کو مدنظر رکھیں گے۔ کہ انہیں اتنی دور بھیجا جائے۔ کہ ان کے لئے سفر کے اخراجات برداشت کرنے مشکل نہ ہوں۔ اور اگر کسی کو کسی دور جگہ بھیجا گیا تو کسی قدر بوجہ اخراجاتِ سفر کا سلسلہ برداشت کرے گا۔

آٹھواں مطالبہ۔ پہلے شایع ہو چکا ہے۔ یعنی ایسے نوجوان اپنے آپ کو پیش کریں۔ جو تین سال کے لئے اپنی زندگیاں وقف کریں۔ اس وقت تک سوا سو کے قریب نوجوان اپنے آپ کو پیش کر چکے ہیں۔ جن میں سے ۳۰۔۴۰ مولوی فاضل ہیں۔ باقی انٹرنس۔ ایف۔اے۔ اور بی۔اے پاس ہیں۔ یہ تعداد روزانہ بڑھ رہی ہے۔ یہ قربانی کی روح کہ تین سال کیلئے دین کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا جائے۔ اسلام اور ایمان کے رو سے تو کچھ نہیں۔ لیکن موجودہ زمانہ کی حالت کے لحاظ سے حیرت انگیز ہے۔ بعض نوجوانوں کو ہندوستان سے باہر بھیجا جائیگا۔ اور بعض کو ہندوستان میں ہی دورہ کیلئے

بھیجوں گا بعض اور ذریعہ سے۔ میں تجربہ کرنا چاہتا ہوں جماعت کے اخلاص کا۔ ان نوجوانوں کے اخلاص کا جو توکل کر کے نکل کھڑے ہوں۔ اور جو اتنی بھی فکر نہ کریں۔ کہ کل کی روزی انہیں کہاں سے ملیگی۔ وُہ خدا تعالےٰ پر بھروسہ کر کے چلے جائیں اور تبلیغ کرتے پھریں۔

وہ ہمت اور جوش رکھنے والے نوجوان جو میری سکیم میں آنے سے باقی رہ جائیں۔ وہ اپنے طور پر ایسے علاقوں میں چلے جائیں۔ جہاں احمدیت ابھی تک نہیں پھیلی۔ اور وہاں دورہ کرتے ہُوئے تبلیغ کریں۔ چند معمولی دوائیں ساتھ رکھکر عام بیماریوں کا جن کے علاج میں کوئی خطرہ نہیں ہوتا علاج بھی کرتے جائیں۔ ایسا معمولی علاج انہیں سکھایا جا سکتا ہے۔ اور ارزاں ادویہ مہیا کی جا سکتی ہیں۔

نواں مطالبہ اس سلسلہ میں یہ ہے۔ کہ جو لوگ تین ماہ نہ دے سکیں۔ کیونکہ بعض ایسے ملازم ہوتے ہیں۔ جن کو اس طرح کی چھٹی نہیں ملتی۔ ایسے لوگ جو بھی موسمی چھٹیاں یا حق کے طور پر ملنے والی چھٹیاں ہوں۔ انہیں وقف کر دیں۔ ان کو قریب کے علاقہ میں ہی کام پر لگا دیا جائیگا۔ اب اگر ایک ہزار آدمی اس طرح تبلیغ کے لئے اپنی چھٹیاں دے۔ تو قریباً سو مبلغ ایک وقت میں کام کرنیوالے مہیا ہو سکتے ہیں۔ زمینداروں کے لئے بھی چھٹی کا وقت ہوتا ہے۔ انہیں سرکار کی طرف سے چھٹی نہیں ملتی۔ بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ یعنی ایک موقع آتا ہے۔ جو نہ کوئی فصل بونے کا ہوتا ہے۔ اور نہ کاٹنے کا۔ اس وقت جو تھوڑا بہت کام ہو۔ اُسے بیوی بچّوں کے سپرد کر کے وُہ اپنے آپکو تبلیغ کے لئے پیش کر سکتے ہیں۔ ہم انکی لیاقت کے مطابق اور ان کی طرز کا ہی کام انہیں بتا دینگے۔ مثلاً رشتہ داریاں قریب قریب ہوتی ہیں۔ وہ ان کے ہاں رہیں اور انہیں تبلیغ کریں۔ اس عرصہ میں اگر ایک بھی بیج بویا گیا۔ تو آگے وہ خود ترقی کریگا۔ اس طرح زمینداروں سمیت پانچ چھ سَو بلکہ ہزار تک مبلغ ایک وقت میں کام کر سکتے ہیں۔

دسواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ اپنے عُہدہ یا کسی علم وغیرہ کے لحاظ سے جو لوگ کوئی پوزیشن رکھتے ہوں۔ یعنی ڈاکٹر ہوں۔ وکلاء ہوں۔ یا اور ایسے معزز کاموں پر یا ملازمتوں پر ہوں۔ جن کو لوگ عزّت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو پیش کریں۔ تاکہ مختلف مقامات کے جلسوں میں مبلغوں کے سوائے ان کو بھیجا جائے۔ اس قسم کے لوگ اگر علاوہ اس قربانی کے کہ جسقدر چھٹی مل سکے۔ اس میں تبلیغ کریں۔ اپنے نام دیدیں۔ اور کہہ دیں۔ کہ جہاں موقعہ ہو۔ ان کو بلا لیا جائے۔ تو ان سے بہت مفید کام لیا جا سکتا ہے۔ اور یہ کام زیادہ نہ ہوگا۔ سال میں ایک ایک دو دو لیکچر حصّہ میں آئیں گے۔ یہ لوگ اگر لیکچروں کے لئے معلومات حاصل کرنے اور نوٹ لکھنے کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لئے قادیان آجائیں۔ تو میں خود اُن کو نوٹ لکھا سکتا ہوں۔ یا دُوسرے مبلغ لکھادیا کریں گے۔ اگر دو تین سَو ڈاکٹر وکیل بیرسٹر اور اچھے عہدیدار لیکچر دینے لگیں۔ تو لوگوں کی طبائع میں نیا رنگ پیدا ہو سکتا ہے ؏

گیارھواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ ایک دفعہ مَیں نے تحریک کی تھی۔ کہ ۲۵ لاکھ سے ریزرو فنڈ قایم کیا جائے۔ اور اس طرح آمد کی ایسی صورت پَیدا کی جائے۔ کہ اس کے ساتھ ہنگامی کام کئے جائیں۔ اصل چیز جس سے جماعت کی ترقی ہو سکتی ہے ہنگامی کام ہی ہے۔ ہم سارے ملک کی سروے کریں۔ اور دیکھیں۔ کہ کہاں کہاں کامیابی ہو سکتی ہے۔ اور پھر وہاں زور دیدیں ؏ دراصل خلیفہ کا کام نئے سے نئے حملے کرنا اور اسلام کی اشاعت کے لئے نئے سے نئے رستے کھولنا ہے۔ مگر اس کے لئے بجٹ ہوتا ہی نہیں۔ سارا بجٹ انتظامی امور کے لئے یعنی صدر انجمن کے لئے ہوتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے۔ کہ سلسلہ کی ترقی افتادی ہو رہی ہے۔ اور کوئی نیا رستہ نہیں نکلتا۔ ہم کوئی نئی کوشش نہیں کر سکتے۔ ہنگامی کاموں کے لئے تو بہت بڑی رقم ہونی چاہیئے جس کی معقول آمدنی ہو۔ پھر اس آمدنی میں سے ہنگامی اخراجات کرنے کے بعد جو کچھ بچے۔ اس کو اسی فنڈ کی مضبوطی کے لئے لگایا جائے تاکہ جب ضرورت ہو۔ اس سے کام لیا جاسکے

میں اب پھر جماعت کو اس کی طرف توجہ دلاتا ہوں۔ اس رقم کا جمع کر لینا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ اگر ایک ہزار آدمی بھی اس بات کا تہیہ کر لے۔ کہ ریزرو فنڈ جمع کرنا ہے۔ اور ہر ایک کی رقم دو سو بھی رکھ لی جائے تو بہت بڑی رقم ہر سال جمع ہو سکتی ہے۔ اور پھر اس کی آمد سے ہنگامی کام بآسانی کئے جا سکتے ہیں ؏

بارھواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ جب یہ کام کئے جائیں گے۔ تو مرکز میں کام بڑھے گا۔ اس لئے میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ بیسیوں آدمی جو پنشن لیتے ہیں۔ اور گھروں میں بیٹھے ہیں۔ خدا نے ان کو موقع دیا ہے۔ کہ چھوٹی سرکار سے پنشن لیں۔ اور بڑی سرکار کا کام کریں۔ یعنی دین کی خدمت کریں۔ اس سے اچھی بات ان کے لئے اور کیا ہو سکتی ہے۔ میں ان سے کہتا ہوں۔ کہ خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ تا ان سکیموں کے سلسلہ میں ان سے کام لیا جائے۔ یا جو مناسب ہوں۔ انہیں نگرانی کا کام سپرد کیا جائے۔ ورنہ اگر نگرانی کا انتظام نہ کیا گیا تو عملی رنگ میں نتیجہ اچھا نہ نکل سکے گا ؏

تیرھواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ باہر کے دوست اپنے بچوں کو قادیان کے ہائی سکول یا مدرسہ احمدیہ میں جیسے چاہیں۔ تعلیم کے لئے بھیجیں۔ ہمارے مرکزی سکولوں میں باہر کے دوست کم بچے بھیج رہے ہیں۔ اس طرح ہماری جماعت کے بچوں کی تربیت ایسی نہیں ہوتی جیسی کہ ہم چاہتے ہیں۔ قادیان میں پرورش پانے والے بچوں میں ایسا بیج بویا جاتا ہے۔ اور سلسلہ کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبت ان کے دلوں میں ایسی جاگزیں ہو جاتی ہے۔ کہ خواہ ان میں سے کسی کی حالت کیسی ہو۔ جب دین کی خدمت کے لئے آواز اٹھتی ہے۔ تو ان کے اندر سے لبیک کی سُر پیدا ہو جاتی ہے۔ الا ماشاء اللہ۔ ایسے لوگ اپنے بچوں کو پیش کریں۔ جو اس بات کا اختیار دیں۔ کہ ان بچوں کو ایک خاص رنگ اور خاص طرز میں رکھا جائے اور دینی تربیت پر زور دینے کے لئے ہم جس رنگ میں ان کو رکھنا چاہیں رکھ سکیں۔ اس کے ماتحت جو دوست اپنے لڑکے پیش کرنا چاہیں۔ کریں۔ ان کے متعلق میں ناظر صاحب تعلیم و تربیت سے کہونگا۔ کہ انہیں تہجد پڑھانے کا خاص انتظام کریں۔ قرآن کریم کے درس اور مذہبی تربیت کا پورا انتظام کیا جائے۔ اور ان پر ایسا گہرا اثر ڈالا جائے۔ کہ اگر ان کی ظاہری تعلیم کو نقصان بھی پہنچ جائے۔ تو اس کی پروا نہ کی جائے +

چودھواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ بعض صاحب حیثیت لوگ ہیں جو اپنے بچوں کو اعلیٰ تعلیم دلانا چاہتے ہیں ان سے میں کہونگا۔ کہ بجائے اس کے کہ بچوں کے منشاء اور خواہش کے مطابق ان کے متعلق فیصلہ کریں۔ یا خود یا اپنے دوستوں کے مشورہ سے فیصلہ کریں وہ اپنے لڑکوں کے مستقبل کو سلسلہ کے پیش کر دیں اس کے لئے ایک کمیٹی بنا دیجائیگی۔ اس کے سپرد ایسے لڑکوں کے مستقبل کا فیصلہ کر دیا جائے۔ وہ کمیٹی ہر ایک لڑکے کے متعلق جو فیصلہ کرے۔ اس کی پابندی کی جائے۔

میں چاہتا ہوں۔ کہ اعلیٰ تعلیم ایک نظام کے ماتحت ہو۔ اور اس کے لئے ایک ایسی کمیٹی مقرر کر دی جائے۔ کہ جو لوگ اعلیٰ تعلیم دلانا چاہیں وہ لڑکوں کے نام اس کمیٹی کے سامنے پیش کر دیں۔ پھر وہ کمیٹی لڑکوں کی حیثیت۔ ان کی قابلیت اور ان کے رجحان کو دیکھکر فیصلہ کرے کہ فلاں کو پولیس کے محکمہ کیلئے تیار کیا جائے۔ فلاں کو انجینرنگ تعلیم دلائی جائے۔ فلاں کو بجلی کے محکمہ میں کام سیکھنے کے لئے بھیجا جائے۔ فلاں ڈاکٹری میں جائے۔ فلاں ریلوے میں جائے وغیرہ وغیرہ یعنی ان کے لئے الگ الگ کام مقرر کریں۔ تاکہ کوئی صیغہ ایسا نہ رہے۔ جس میں احمدیوں کا کافی دخل نہ ہو جائے۔ اس بارے میں معمولی سا نظام قائم کرنے سے سلسلہ کو بہت بڑی طاقت حاصل ہو سکتی ہے۔ اور وہ لڑکے جن کی زندگیاں ضائع ہو جاتی ہیں بچ سکتے ہیں۔ اور کئی نوجوان جو اچھے اور اعلیٰ درجہ کے کام نہیں کر رہے۔ کرنے لگ جائیں گے۔ اور کئی محکموں میں ترقی کرنیکا رستہ نکل آئیگا۔ اگر ایسے سو آدمی بھی اپنے لڑکوں کو پیش کر دیں۔ اور کمیٹی ان لڑکوں کے متعلق فیصلہ کرے۔ تو اس کا نتیجہ بہت اچھا نکل سکتا ہے +

پندھواں مطالبہ جو جماعت سے بلکہ نوجوانان جماعت سے یہ ہے۔ کہ جیسا میں نے بتایا ہے۔ بہت سے نوجوان بیکار ہیں۔ وہ نوجوان جو گھروں میں بیکار بیٹھے روٹیاں توڑتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہیں۔ اور ماں باپ کو مقروض بنا رہے ہیں انہیں چاہیئے۔ کہ اپنے وطن چھوڑیں۔ اور نکل جائیں۔ جہانتک دوسرے ممالک کا تعلق ہے۔ اگر وہ اپنے لئے صحیح انتخاب کرلیں۔ تو ۹۹ فیصدی کامیابی کی امید ہے۔ کوئی امریکہ چلا جائے۔ کوئی جرمنی چلا جائے۔ کوئی فرانس چلا جائے۔ کوئی انگلستان چلا جائے۔ کوئی اٹلی چلا جائے کوئی افریقہ چلا جائے۔ غرض کہیں نہ کہیں چلا جائے۔ اور جاکر قسمت آزمائی کرے۔ وہ کیوں گھروں میں بیکار پڑے ہیں۔ باہر نکلیں۔ اور کمائیں۔ پھر خود بھی فائدہ اٹھائیں۔ اور دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائیں جو زیادہ دور نہ جانا چاہیں۔ وہ ہندوستان میں ہی اپنی جگہ بدل لیں۔ مگر میں اس بات کو پسند نہیں کرتا۔ کہ بعض نوجوان ماں باپ کو اطلاع دیئے بغیر گھروں سے بھاگ جاتے ہیں۔ یہ بہت بری بات ہے۔ جو جانا چاہیں اطلاع دیکر جائیں۔ اور اپنی خیر و عافیت کی اطلاع دیتے رہیں*

سولھواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ جماعت کے دوست اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اور یہ احساس مٹا دیں۔ کہ فلاں آقا ہے اور فلاں مزدور یہ تحریک میں قادیان سے پہلے شروع کرنا چاہتا ہوں۔ اور باہر گاؤں کی احمدیہ جماعتوں کو ہدایت کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی مساجد کی صفائی اور لپائی وغیرہ خود کیا کریں۔ اور اس طرح ثابت کریں۔ کہ اپنے ہاتھ سے کام کرنا وہ عار نہیں سمجھتے۔ شغل کے طور پر لوہار نجار اور معمار کے کام بھی مفید ہیں۔ یہ تربیت۔ ثواب اور رعب کے لحاظ سے بھی بہت مفید چیز ہے۔ جو لوگ یہ دیکھیں گے۔ کہ ان کے بڑے بڑے بھی مٹی ڈھونا اور مشقت کے کام کرنا عار نہیں سمجھتے۔ ان پر خاص اثر ہوگا*

سترھواں مطالبہ یہ ہے۔ کہ جو لوگ بیکار ہیں وہ بیکار نہ رہیں۔ اگر وہ اپنے وطنوں سے باہر نہیں جاتے۔ تو چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی انہیں مل سکے۔ وہ کرلیں۔ اخباریں اور کتابیں ہی بیچنے لگ جائیں۔ ریزرو فنڈ کے لئے روپیہ جمع کرنے کا کام شروع کر دیں۔ غرض کوئی شخص بیکار نہ رہے۔ خواہ اسے مہینے میں دو روپے کی ہی آمدنی ہو۔ کیونکہ وہ بہر حال صفر سے زیادہ ہے۔

اٹھارھواں مطالبہ باہر کے دوستوں سے میں یہ کرتا ہوں۔ کہ قادیان میں مکان بنانے کی کوشش کریں۔ اس وقت تک خدا تعالے کے فضل سے سینکڑوں لوگ مکان بنا چکے ہیں۔ مگر ابھی بہت گنجائش ہے۔ جوں جوں قادیان میں احمدیوں کی آبادی بڑھے گی۔ ہمارا مرکز ترقی کرے گا۔ اور غیر عنصر کم ہوتا جائیگا۔ غیر عنصر کو کم کرنے کے دو ہی طریق ہیں یا تو یہ کہ وہ یہاں سے چلا جائے۔ اور یہ ہمارے اختیار میں نہیں۔ یا یہ کہ ہماری آبادی بڑھنے سے ان کی آبادی کی نسبت کم ہو جائے۔ اور یہ ہمارے اختیار کی بات ہے۔ جب ہم اپنے آپ کو بڑھاتے جائیں گے۔ تو غیر عنصر خود بخود کم ہوتا جائیگا۔ ہاں یاد رکھو۔ کہ قادیان کو خدا تعالیٰ نے سلسلہ احمدیہ کا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرکز قرار دیا ہے۔ اس لئے اس کی آبادی انہی لائنوں پر چلنی چاہیئے۔ جو سلسلہ کے لئے مفید ثابت ہوں ؎

یہ مطالبات ہیں۔ جو میں جماعت کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ہر ایک بہت غور اور فکر کے بعد تجویز کیا گیا ہے۔ اور ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں۔ جو سلسلہ کی ترقی میں ممد نہ ہو۔ ان میں سے ہر ایک بیج ہے۔ ایسا بیج جو بڑی ترقی پانے والا اور بہت بڑا درخت بننے والا اور دشمنوں کو زیر کرنے والا ہے۔ ان میں سے کوئی ایک چیز بھی نظر انداز کرنے والی نہیں۔ اور ایک بھی ایسی نہیں کہ اس کے بغیر ہماری ترقی کی عمارت مکمل ہو سکے۔ پس میں اپنی جماعت کے لوگوں سے کہتا ہوں۔ کہ جس سے ہو سکے۔ ان میں حصہ لے۔ اور اس طرح سلسلہ کی ترقی کے وقت کو قریب لانے۔ اور خدا تعالےٰ سے اجر حاصل کرنے کی کوشش کرے ؎

ایک اور چیز باقی رہ گئی ہے۔ اور وہ دعاء کا خانہ ہے۔ وہ لوگ جو ان مطالبات میں شریک نہ ہو سکیں۔ اور ان کے مطابق کام نہ کر سکیں۔ وہ خاص طور پر دعا کریں۔ کہ جو لوگ کام کر سکتے ہیں۔ خدا تعالےٰ انہیں کام کرنے کی توفیق دے۔ اور ان کے کاموں میں برکت ڈالے۔ ہماری فتح ظاہری سامانوں سے نہیں۔ بلکہ باطنی سامانوں سے ہوگی۔ اگر ہمارے دلوں میں حقیقی ایمان پیدا ہو جائے۔ اور اگر ہم صرف خدا کے ہو جائیں۔ تو ساری دنیا کو فتح کر لینا ہمارے لئے کچھ بھی مشکل نہیں ہے ؎

میں نے یہ ایسی تجویز بتائی ہے۔ کہ اس میں سب شریک ہو سکتے ہیں۔ اور یہ سب سے اعلےٰ سب سے اہم اور سب سے ضروری تجویز ہے۔ وہ جو چارپائیوں پر پڑے ہوئے اپاہج ہیں۔ وہ جنہیں بات کرنے کا شعور نہیں۔ وہ جن کے ذہن رسا نہیں۔ وہ جو بیمار اور کمزور ہیں۔ وہ جو قید میں پڑے ہیں۔ وہ جو مصائب و تکالیف اور مشکلات میں گرفتار ہیں۔ وہ سب جو یہ کام کرنا چاہتے ہیں۔ مگر کر نہیں سکتے۔ وہ اس تجویز پر عمل کریں۔ اس طرح وہ کام کرنے والوں سے ثواب حاصل کرنے میں پیچھے نہ رہیں گے۔

یہ وہ انیس تجاویز ہیں۔ جو میں نے جماعت کے سامنے پیش کی ہیں۔ امید ہے۔ کہ جلد سے جلد ان کو عمل میں لایا جائے گا۔ اور وہ جو دین کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں آگے بڑھیں گے۔ مگر یاد رکھیں۔ یہ جو کچھ ہے۔ پہلا قدم ہے جس طریق سے الٰہی سلسلے ترقی کرتے ہیں۔ اس کے مقابلہ میں یہ بالکل حقیر ہے۔ ورنہ وہ قربانیاں جو ترقی کے لئے ضروری ہیں۔ وہ آگے آنے والی ہیں۔ قادیان والوں پر سب سے زیادہ ذمہ واریاں ہیں۔ کیونکہ وہ مرکز میں اور نبی کی تخت گاہ میں رہتے ہیں۔ وہ کوشش کر کے ایک دوسرے سے آگے بڑھیں ؎

لجنات اماءُ اللہ کی توجہ کیلئے ضروری تحریکات

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ۔

اُمید ہے۔ کہ آپ حضرت اقدس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تحریکات کے پورا کرنے کے لئے حتی المقدور تیار ہونگی۔ اور بہت سی بہنیں اپنی اپنی بساط کے مطابق حصہ لے چکی ہونگی۔ ایک تجویز اس میں شامل ہونے کے لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایسی بہنوں کے لئے جو اس تحریک میں شامل ہونا چاہیں کھولدی ہے۔ جس کے لئے جتنی بھی خوشی کیجائے کم ہے۔ اور وُہ یہ ہے۔ کہ حضور نے خطبہ میں فرمایا تھا۔ کہ مالی مطالبہ میں کم سے کم ۱۰ روپے پہلی دو تحریکوں میں۔ اور دوسری دو تحریکوں میں کم سے کم ۵ روپے یکمشت دیئے جائیں۔ اس کے لئے کچھ مشکلات تھیں۔ اور وُہ یہ کہ دل تو ہر ایک کا چاہتا ہے کہ وہ شامل ہو مگر یکمشت ادا کرنا مشکل تھا۔ اس کے لئے یہ تجویز کیگئی ہے کہ دس دس عورتیں ملکر کمیٹی کی شکل میں جمع ہو کر ایک روپیہ ماہوار جمع کریں اور اس کیلئے ایک دن تجویز کر کے قرعہ اندازی سے نام نکالیں جسکا نام نکلے وُہ اسکے نام پر اس فنڈ میں جمع کرائے یہانتک کہ دس مہینہ میں یہ سب کا نام جمع ہو جائے۔ اسی طرح جو بہنیں پانچ والی تحریک میں شامل ہونا چاہیں وہ بھی اسی طرح کر سکتی ہیں۔ اب آپ بہنوں کا فرض ہے کہ وُہ عام جلسہ کر کے بہنوں کو شامل ہونے کی ترغیب دیں۔ اور اس کام کو انجام دیکر مزید سے مزید قربانی کر کے اجر دارین کی مستحق بنیں۔ نیز جہاں لجنہ قایم ہیں وہاں کی بھی با اثر بہنیں جلسے کریں۔ ان تحریکوں میں حصہ لینے کے لئے مستورات کو توجہ دلائیں ؛

نوٹ :۔ نیز افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ ابھی نمایش کی اشیاء کہیں سے بھی وصول نہیں ہوئیں۔ سوائے محترم سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کے گھر والوں کے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بیشتر سے بیشتر جزا دے۔ اور ہر قسم کی تکالیف دور فرمائے۔ آمین ثم آمین

(خاکسارہ اُم طاہر سیکرٹری لجنہ اماء اللہ قادیان)

"ایمان"

۱۔ اگر تم اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔ تو شرط فرمانبرداری یہی ہے کہ اُسی پر بھروسہ رکھو۔ (خدا تعالیٰ)

۲۔ ایمان دار شخص وہ ہے جس سے لوگ اپنے مال اور جان کو محفوظ سمجھیں۔ (نبی کریم صلعم)

۳۔ "در حقیقت نجات ایمان سے ہے۔ سچا ایمان اور یقین ایک معرفت کا نور عطا کرتا ہے۔" (مسیح موعودؑ)

۴۔ جس پر نصیحت اثر نہ کرے وہ جانے کہ میرا دل ایمان سے خالی ہے۔ (ابو بکر صدیقؓ)

۵۔ ایمان اس کا نام ہے کہ خدائے واحد کو دل سے پہچانے۔ اور زبان سے اس کا اقرار کرے۔ (فاروقؓ)

۶۔ بندہ حقیقت ایمان کو نہیں پہنچتا جبتک اسکو فقر محبوب نہ ہو جائے غنا سے اور اس کے نزدیک حامد و ذام برابر نہ ہو جائیں۔ (حضرت عثمانؓ)

۷۔ آہستہ بولنا۔ نیچی نگاہ رکھنا۔ اور میانہ چال سے چلنا۔ ایمان کی نشانی اور دینداری کی خوبی ہے۔ (حضرت علیؓ)

۸۔ اُس غرض کو مٹا دینا جو کفار سے وابستہ ہو۔ کمال ایمان ہے (حضرت مجددؒ)

۹۔ اقرار باللسان پوست ہے ایمان کا اور تصدیق بالقلب مغز ہے اس کا۔ (حضرت امام غزالیؒ)

(الراقمہ آمنہ بیگم والدہ عصمت علی ضلع لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رپورٹہائے لجنات اماء اللہ

۱۔ **بلب گڑھ** :۔ یوم التبلیغ ۲۵ر نومبر۔ پہلے ٹریکٹ تقسیم کئے۔ پھر ایک جلسہ کیا۔ چالیس کے قریب غیر احمدی مستورات بھی تھیں۔ لجنہ اماء اللہ دھلی کی پریذیڈنٹ صاحبہ نے تقریر کی۔ اور یہ بھی بتلایا کہ احمدیت کوئی نیا مذہب نہیں حقیقی اسلام یہی ہے۔ اور بھی تقریریں ہوئیں۔ (لیاقت مانی بیگم)

۲۔ **پشاور**۔ لجنہ میں قاضی محمد یوسف صاحب نے بصیرت افروز تقریر فرمائی۔ سیکرٹری صاحبہ نے المسلم مراۃ المسلم پر مضمون پڑھا۔ چندہ جلسہ سالانہ کے لئے تاکید کی گئی ؛ (سیکرٹری لجنہ)

۳۔ **جگادھری**۔ اہلیہ مکرمہ چوہدری بشیر احمد صاحب نے سیرت النبیؐ کے جلسے کا اہتمام کیا۔ ہندو۔ عیسائی لیڈیاں بھی تھیں۔ خود بھی تقریر کی اور مردانہ تقریر کا بھی انتظام کر دیا ؛ (ذبیح سیالکوٹی)

۴۔ **قادیان**۔ محمدی صاحبہ نے اچھے اخلاق پر۔ نظیر النساء بیگم صاحبہ نے فرمانبرداری پر اہلیہ صاحبہ علامہ حافظ روشن علی صاحب نے نمائش کی اہمیت پر اپنے مضامین سنائے۔ مولینا بقاپوری صاحب کی تقریر ہوئی ؛ (خدیجہ بیگم قادیان)

۵۔ **مرنگ**۔ لجنہ کے اجلاس باقاعدہ ہوتے ہیں۔ چندوں کی باقاعدہ ادائیگی کرنے کی تاکید ہوئی ؛ (سلطانہ سیکرٹری لجنہ مرنگ)

۶۔ **سنور**۔ مستورات جماعت کا جلسہ زیر صدارت اہلیہ صاحبہ منشی رحمت اللہ صاحب ہوا۔ سو سوا سو خواتین تھیں۔ جلسہ بہت بارونق ہوا ؛ (مبارکہ سیکرٹری لجنہ سنور)

۷۔ **فیروزپور شہر**۔ جلسہ سیرۃ النبیؐ زیر صدارت ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ ہوا۔ ۴ گھنٹے تک تقاریر ہوئیں غیر مذاہب کی بیگمات نے رسول کریمؐ کی پاکیزہ زندگی کے حالات بیان کرکے خراج تحسین وصول کیا ؛ (سیکرٹری لجنہ اماء اللہ فیروزپور شہر)

۸۔ **لاہور**۔ برکت علی اسلامیہ ہال میں شاندار جلسہ منعقد ہوا۔ تمام اقوام اور فرقوں کی معزز خواتین شامل تھیں۔ صدارت کے فرائض مس خدیجہ بیگم فیروز الدین ایم۔ اے چیف انسپکٹرس آف سکولز نے ادا کئے۔ بیگم مولانا محمد علی صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق حسنہ مس امۃ اللہ عبدالرحمٰن (بنت شیخ عبدالرحمٰن صاحب مصری قادیان) نے حضور انورؐ کی تبلیغی مشکلات مس سروری جہان عبدالکریم ایم۔ اے نے آنحضرتؐ کی پاک سیرت کے حالات بیان کئے۔ سیدہ حاجیہ رقیہ زمان بیگم صاحبہ مسز عبدالرشید۔ اہلیہ صاحبہ ملک کرم الٰہی صاحب احمدی کی تقاریر بھی خوب تھیں۔ شریمتی سوشیلا کماری نے بیان کیا کہ حضورؐ آشتی و مساوات کی تعلیم دینے والے تھے۔ صدر صاحبہ کی دلکش تقریر پر جلسہ ختم ہوا۔ ۲۸ر نومبر جمعرات لجنہ اماء اللہ نے صدر صاحبہ اور جلسہ میں تقریر کرنے والی خواتین کو دعوت چائے پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برمکان ڈاکٹر عبدالحق صاحب مدعو کیا۔

(بیگم فضل حق سیکرٹری لجنہ اماءاللہ)

۹۔ سیالکوٹ مسجد احمدیہ میں سیرۃ النبی کا جلسہ زیر صدارت مس ڈرھمنڈ صاحبہ منعقد کیا گیا۔ حاضرات کی تعداد چار پانچ صد کے قریب تھی۔ جس میں چند ہندو عیسائی تعلیمیافتہ خواتین بھی شامل تھیں۔ پریذیڈنٹ صاحبہ محترمہ نے جلسہ میں قریباً ایک گھنٹہ تقریر کی۔ صدر صاحبہ نے جلسہ کی ضرورت و شمولیت پر مختصر الفاظ میں خوشی کا اظہار کیا۔ جلسہ کے اختتام پر ایک عیسائی مشنری خاتون نے چند سوالات کی اجازت چاہی۔ رسول کریمؐ کے کامل نہ ہونے پر پانچ اعتراض کئے۔ پریذیڈنٹ صاحبہ نے قرآنی آیات اور اُسوہ حسنہ سے نہایت معقولیت کے ساتھ مدلل جواب دئے۔ جس سے عام جلسہ میں اظہار مسرت ہوا۔

(سیکرٹری لجنہ سیالکوٹ شہر)

راولپنڈی۔ ۲۵۔ نومبر ۱۹۳۴ء برمکان امیر صاحب جماعت احمدیہ راولپنڈی۔ مندرجہ ذیل بہنوں نے اپنے مضامین سنائے:۔

(۱) بہن حمیدہ بیگم صاحبہ۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے احسانات (۲) بہن زبیدہ خاتون صاحبہ ازدواجی زندگی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہترین نمونہ (۳) بہن اقبال بیگم صاحبہ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ (۴) بہن خدیجہ بی بی صاحبہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اُسوۂ حسنہ کے متعلق متفرق باتیں (۵) بہن فضل بی بی صاحبہ۔ مختلف مذاہب میں عورت کا درجہ (۶) پریذیڈنٹ صاحبہ لجنہ اماءاللہ۔ آنحضرت صلعم نے فریضہ تبلیغ کس طرح ادا کیا۔ (۷) خاکسارہ۔ حضور صلعم کا ازدواجی زندگی میں بہترین نمونہ اور فریضہ تبلیغ کی بہترین ادائیگی۔

(خاکسارہ امۃ الحی (اہلیہ مرزا محمد حسین صاحب کلرک آرسنل) سیکرٹری لجنہ اماءاللہ راولپنڈی)

رمضان المبارک

سحری کھانا سنت ہے۔ آٹھ پہرہ روزہ بلا کسی خاص وجہ کے زیادہ ثواب نہیں دلاتا۔

روزے کی نیت ضروری ہے۔ اگر بھول کر کھا پی لے۔ تو روزہ نہیں ٹوٹتا۔ مفصلہ ذیل باتوں سے بھی روزہ نہیں ٹوٹتا۔ (۱) قے سے (۲) سینگی لگانے سے (۳) مسواک سے رطب ہو یا یابس پہلے پہر ہو یا پچھلے پہر (۴) سرمہ سے (۵) محض مباشرت سے (۶) جو چیز غذا یا دوا نہیں ایسا ہی بلا اختیار حلق میں گرد و غبار مکھی۔ مچھر پہنچتے ہوئے آٹا یا تمباکو کوٹتے ہوئے غبار چلا جائے۔ آنکھ میں دوائی ڈلوانے خوشبو سونگھنے۔ نسوار لینے سے بشرطیکہ حلق میں نہ پہنچے۔ بلغم نگلجانے سے۔ دانتوں سے خون جاری ہو جانے سے یا نکسیر پھوٹنے سے یا ناک کا پانی حلق میں چلے جانے سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

11

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غوطہ لگانیسے مگر روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ کلی کرتے ہوئے پانی اندر چلا جائے۔ تو بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اس کی قضا لازم ہے۔ جیساکہ اسکو جسے بعد میں معلوم ہو۔ کہ جسوقت مینے سحری کھائی صبح ہو چکی تھی یا جب افطار کیا۔ تو ابھی سورج غروب نہیں ہوا تھا۔ اور اگر عمداً کھا پی لے۔ تو دو مہینے روزے بے در پے رکھنے پڑیں گے۔ یہ نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاوے۔

روزہ نہ رکھنے کے یہ عذر ہیں۔ اکراہ مثلاً جیلخانے میں ہے۔ ایسی بھوک پیاس کہ جان جانیکا خوف ہو۔ ایسی حالت میں روزہ افطار کر دینا چاہیئے۔ جنون ہو۔ بیہوشی۔ حاملہ ہو۔ بچے کو دودھ پلاتی ہو۔ بعد وضع حمل یا ارضاع قضا کرے۔ اگر نہ ہو سکے تو فدیہ طعام مسکین (سفر در پیش ہو۔ مرض لاحق حال ہو۔ مسافر و مریض بعد رفع عذر قضا کریں۔ اگر دائم المریض ہو یا شیخ فانی تو اس کیلئے ہر روز ایک مسکین کو کھانا کھلانیکا حکم ہے۔ ایسا ہی مسافر مقیم ہوئے پر اور اگر روزہ رکھ لیا ہے۔ پھر سفر پیش آگیا یا مریض ہوگیا۔ تو روزہ افطار کر دے۔ ہاں جو کام روز کئے جاتے ہیں۔ جیسے کاشتکاری کے۔ ان کیوجہ سے روزہ معاف نہیں۔ عورت بحالت حیض روزہ نہ رکھے۔ بعد میں قضا کرے۔ استحاضے والی روزے بیشک رکھے۔ روزہ سورج ڈوبنے پر کھولا جائے یعنی جب قرص خورشید پنہاں ہو جائے۔ اور مشرق کی طرف سے رات چڑھ آئے۔ روزہ دیر سے کھولنا اچھا نہیں۔ روزہ کھجوروں سے کھولنا مستحب ہے۔

نہ ملیں تو پانی سے :۔

روزے سے مراد صرف بھوک پیاس سے رکنا نہیں۔ بلکہ یہ تو سبق سکھایا جاتا ہے۔ حرام سے رکنے اور حلال کو اللہ تعالیٰ کی مرضیات میں خرچ کرنے کا۔ بلکہ اپنی ہر حرکت سکون قول و فعل خدا کے منشا کے ماتحت کر کے فرمانبردارانہ زندگی بسر کرنیکا۔ اسلئے ان احادیث کو ہمیشہ مدنظر رکھنا چاہیئے :۔ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِهٖ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ اَنْ يَّدَعَ طَعَامَهٗ وَشَرَابَهٗ (رواہ البخاری مشکوٰۃ) جو جھوٹ بولنا۔ اور اسپر عمل نہیں چھوڑتا۔ تو سن رکھے۔ کہ اللہ کو اس بات کی ضرورت نہیں۔ کہ کوئی شخص اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ روزے رکھنے سے مقصود تو متقی بننا ہے۔ جب یہ تقویٰ نہیں۔ تو پھر روزے سے اس نے کیا فائدہ حاصل کیا۔ یہی نہیں کہ کھانے پینے سے آدمی رک جائے۔ بلکہ اسکے ساتھ جھوٹ بولنے جملہ خلاف حق امور اور لغو کاموں اور جھوٹی قسموں سے باز رہنا چاہیئے۔ روزے ڈھال ہیں پس روزہ دار نہ فحش بکے نہ جھگڑا کرے۔ اگر کوئی اس سے لڑے یا گالی دے تو اسے کہدے بہن! میں روزے سے ہوں۔ آپ مجھے معاف فرمائیے۔

انہی روزوں سے اپنے اندر مستقل طور پر مصیبت کے وقت صبر و قناعت کا مادہ پیدا کرو۔ اور کسی نقصان مال و جان یا جوع یا خوف و نقص ثمرات سے گھبرا نہ جاؤ۔ بلکہ صبر سے ایک درجہ ترقی کر کے شکر و رضا بالقضاء کے مقام پر پہنچ جاؤ۔ نرمی اور بردباری اپنا شیوہ بناؤ۔ اور شب بیداری اور سحر خیزی کی ایسی عادت کر لو۔ کہ قلیل من اللیل ما یہجعون اور مستغفرین بالاسحار کی مثالیں دیکھنے کیلئے اکناف عالم

پروگرام جلسہ سالانہ خواتین جماعت احمدیہ بابت سنہ ۱۹۳۴ء

۲۶ - دسمبر ۱۹۳۴ء
پہلا دن

۱۰ سے ۵ - ۱۰ تک :- تلاوت قرآن کریم و نظم۔

محترمہ رشیدہ بیگم بنت سردار کرم داد صاحب

۱۰-۵ // ۱۰-۱۰ // :- نظم

محترمہ امۃ الرشید بیگم صاحبہ بنت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ

۱۰-۱۰ // ۱۱-۰۰ تک :- وفات مسیح

محترمہ استانی صوفیہ میمونہ بیگم صاحبہ

۱۱-۰۰ // ۱۱-۴۵ // :- مضمون

محترمہ رحمت النساء بیگم صاحبہ بنت مولوی رحمت علی صاحب مبلغ جاوا

۱۱-۴۵ // ۱-۰۰ تک :- اجرائے نبوت

جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری

۱-۰۰ // ۱-۵۰ // :- عورت کے فرائض اولیٰ کیا ہیں؟

محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ بابو محمد نواز صاحب سیالکوٹ

۱-۵۰ // ۲-۳۰ تک :- تعدد ازدواج

محترمہ سیدہ صادقہ بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی عبدالسلام صاحب عمر

۲۷ - دسمبر ۱۹۳۴ء
دوسرا دن

۱۰-۰۰ سے ۱۰-۵ تک :- تلاوت قرآن کریم

محترمہ محمدی بی بی صاحبہ اہلیہ سردار نذر حسین صاحب لفٹنٹ

۱۰-۵ // ۱۰-۱۰ تک :- نظم

عزیزہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ بنت مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری

۱۰-۱۰ // ۱۱-۰۰ تک :- صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محترمہ رضیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا گل محمد صاحب۔

۱۱-۰۰ سے ۱-۰۰ بجے تک :- تقریر

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

۱ بجے سے ۱½ تک :- پیشگوئیاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام

محترمہ حیات بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری

۱½ // ۲½ بجے تک - اسوۂ صحابیاتؓ

محترمہ سیدہ فضیلت بیگم صاحبہ اہلیہ سید عبدالسلام صاحب بی اے سیالکوٹ

۲۸ - دسمبر ۱۹۳۴ء
تیسرا دن

۱۰ سے ۵ - ۱۰ تک :- تلاوت قرآن کریم۔

محترمہ بھابی زینب صاحبہ

۱۰-۵ سے ۱۰-۱۰ // :- نظم

احمدی بی بی بنت سردار حق نواز خان صاحب

۱۰-۱۰ سے ۱۱-۰۰ // :- مضمون

محترمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ بی اے بنت شیخ عبدالرحمن صاحب مصری

۱۱-۰۰ سے ۱۲-۱۰ تک :- ذکر حبیب۔

حضرت ڈاکٹر مفتی محمد صادق صاحب

۱۲-۱۰ سے ۱ بجے تک :- اسلام کا دامن ہر ایک کے لئے کھلا ہے۔

محترمہ زینب بیگم صاحبہ بنت میاں احمد الدین صاحب زرگر

۱ بجے سے ۲ بجے تک :- حفظان صحت

جناب ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب پنشنر۔

۲ بجے سے ۳ بجے تک :- رپورٹ لجنہ اماء اللہ۔

محترمہ حضرت ام طاہر احمد صاحبہ حرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

(ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

چندہ کشمیر اور مستورات جماعت احمدیہ

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں احمدیہ مستورات نے چندہ کشمیر ریلیف فنڈ کے وصول کرانے میں خاص توجہ کی ہے میں احمدیہ خواتین کا خصوصیت سے شکرگزار ہوں۔ کہ انہوں نے حضرت کے ارشاد کی تعمیل میں خاص توجہ کی ہے! اور حضور کی خدمت میں ان بہنوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ذیل میں احمدیہ مستورات اور دوسری بہنوں کی فہرست جنہوں نے میاں احمدالدین صاحب کے ذریعہ اپنا چندہ ادا فرمایا ہے۔ دیتے ہوئے احمدی مستورات سے درخواست ہے۔ کہ وہ آئندہ بھی میاں احمدالدین صاحب جہاں جائیں چندہ کشمیر ریلیف فنڈ کے وصول کرانے میں ان کی مدد کریں۔ تا کشمیر کے بیکس و بے بس مسلمانوں کی امداد کا وہ کام جو احمدیہ جماعت کر رہی ہے۔ باحسن سرانجام پاتا رہے۔ شکریہ کے ساتھ فہرست ذیل میں دیجاتی ہے۔

مستورات وزیرآباد ۔ مستورات لویریوالہ ۔ اہلیہ صاحبہ بابو اکبر علی صاحب ۔ دختران بابو اکبر علی صاحب معہ بچگان ۔ دیگر مستورات ۔ مستورات کھاریاں سے ۔ بھاوج صاحبہ چوہدری فضل الٰہی صاحب امیر جماعت کی انگشتی طلائی عنایت کی۔ کھاریاں میں اہلیہ صاحبہ مولوی فضل الدین صاحب خاص شکریئے کی مستحق ہیں۔ جو ہر دفعہ مستورات کو اپنے گھر بلا کر جلسہ کے رنگ میں چندہ وصول کرا دیتی ہیں۔

ڈسکہ اہلیہ صاحبہ چوہدری شکر اللہ خانصاحب ۔ اہلیہ صاحبہ حسن الدین صاحب ۔ اس کے علاوہ دوسری مسلمان عورتوں سے آٹا و دانے اکٹھا کر کے مبلغ وصول کئے۔ رحمت بی بی بیوہ ۔ اس کے علاوہ دوسری مسلمان عورتوں سے مبلغ کی رقم وصول کی گئی۔ دیگر مستورات سے ۔ مستورات موسے والہ ۔ مستورات سمبڑیال ۔ سیالکوٹ۔ پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ صاحبہ کی معرفت ۔ دیگر مستورات سے ۔ منشی محمد عبداللہ صاحب و بھائی فیروزالدین صاحب کی معرفت ۔ کوٹلی لوہاراں اہلیہ صاحبہ بھائی عبدالخالق صاحب کرناوو دوپٹہ۔ والدہ صاحبہ عبدالخالق صاحب ۔ ہمشیرہ صاحبہ عبدالخالق صاحب ۔ دیگر مستورات ۔ چونڈہ معرفت سیکرٹری صاحب ۔

اہلیہ صاحبہ بھائی فیروزالدین صاحب لاہور ۔ اہلیہ صاحبہ راجہ علی محمد صاحب شیخوپورہ ۔ لائلپور۔ اہلیہ صاحبہ ڈاکٹر عبدالحمید صاحب ۔ خود اپنی ہمشیرہ سے لیکر دیئے۔ اہلیہ صاحبہ شیخ عبدالرب صاحب ۔ متفرق مستورات ۔ گوجرہ ہمشیرہ متاں بی بی ۔ اہلیہ صاحبہ شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب ۔ اہلیہ صاحبہ شیخ مسعود احمد صاحب ۔ اہلیہ صاحبہ سید کرم شاہ صاحب ۔ اہلیہ صاحبہ سراج الدین صاحب ۔ اہلیہ صاحبہ ماسٹر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد الدین صاحب۔

سرگودھا۔ اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عہ۔ اہلیہ صاحبہ بھائی فیض احمد صاحب عہ۔ اہلیہ صاحبہ مولوی اللہ دتا صاحب و دختر صاحبہ حافظ عبد العلی صاحب و دختر صاحبہ بھائی تصدق حسین صاحب تینوں نے گھر گھر پھر کر یہ روپیہ اکٹھے کئے۔ اہلیہ صاحبہ شیخ فضل کریم صاحب عہ۔ متفرق مستورات سے عہ۔ اہلیہ صاحبہ چوہدری فضل احمد صاحب عہ۔

خوشاب۔ اہلیہ صاحبہ ملک گل محمد صاحب عا اہلیہ صاحبہ مولوی محمد عبد اللہ صاحب عہ۔ اہلیہ صاحبہ ملک نادر خاں صاحب عہ متفرق مستورات سے ر

گھوگھیاٹ۔ اہلیہ صاحبہ سردار خاں صاحب عہ۔ اہلیہ صاحبہ نبی محمد صاحب عہ۔ متفرق مستورات سے ر

بھیرہ۔ اہلیہ صاحبہ عبد الرحیم صاحب پراچہ عہ اہلیہ صاحبہ محمد امیر صاحب پراچہ عہ۔ اہلیہ صاحبہ محمد اعظم صاحب پراچہ عہ خود دینے کے علاوہ دوسری مستورات سے للعہ کی رقم وصول کرائی۔ اہلیہ صاحبہ عبد الرشید صاحب عہ۔ عبد الرشید صاحب کی معرفت دو کمبل اور عہ دیگر مستورات سے وصول ہوئے۔ اہلیہ صاحبہ غلام حبیب صاحب عہ۔ اہلیہ صاحبہ صوفی عبد الرحیم صاحب پراچہ عہ۔ ہمشیرہ صاحبہ عبد الرشید صاحب عہ اہلیہ صاحبہ عطاء الرحمن صاحب عہ۔ دیگر مستورات سے عہ وصول کرائے۔ اہلیہ صاحبہ بابو امام الدین صاحب عہ اہلیہ صاحبہ بابو عبد الحق صاحب عہ۔ بہو صاحبہ بابو امام الدین صاحب عہ اہلیہ صاحبہ عبد الرحمن صاحب قریشی عہ متفرق مستورات عہ

بھیرہ میں دوسری مسلمان عورتوں نے بڑھ چڑھ کر چندہ دیا۔

چک ۵۵ شمالی۔ اہلیہ صاحبہ بھائی غلام محمد صاحب عہ اہلیہ صاحبہ چوہدری محمد حسین صاحب ڈنڈیاں دو عدد عہ کرم بی بی صاحبہ چوڑیاں دو عدد عا۔ حسین بی بی صاحبہ ہمشیرہ چوہدری محمد حسین صاحب مرکی طلائی عا فتح بی بی صاحبہ مرکی طلائی عہ۔ رسول بی بی صاحبہ مرکی طلائی عہ۔ متفرق مستورات سے عا

چک نمبر ۹۸۔ حسین بی بی صاحبہ بیوہ اللہ داس صاحب عہ اہلیہ صاحبہ غلام محمد صاحب عہ۔ اہلیہ صاحبہ کلاں چوہدری غلام حسین صاحب سے نقد چوڑیاں قیمتی للعہ اہلیہ صاحبہ چوہدری غلام حسین صاحب خورد سے ر چوڑیاں للعہ۔ امۃ الحفیظ صاحبہ عہ۔ اہلیہ صاحبہ غلام علی صاحب عہ۔ متفرق مستورات للعہ۔

اخیر میں جن جن جماعتوں میں لجنہ اماء اللہ کا انتظام خدا کے فضل سے ہوگیا ہے۔ وہاں کی لجنہ سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ وہ بھی احمدیہ مستورات سے چندہ وصول کرانے کے لئے کوشش فرماویں۔ اگر وہ ایک ایک دو دو چار چار پیسے ہر بہن سے وصول کرنے کا انتظام فرمالیں۔ تو امید ہے۔ کہ لجنہ اماء اللہ کے ذریعہ ایک کافی رقم وصول ہو سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ بہنوں کو توفیق عطاء فرماوے۔

(خاکسار برکت علی فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ قادیان)

ہر احمدی خاتون کا فرض ہے۔ کہ وہ توسیع اشاعت مصباح کیلئے کوشش فرماوے۔
(مینجر)

وصیتیں

ملا ۴۲۰۱ - منکہ ہنتی بیگم زوجہ شمس الدین قوم افغان صاحبزادہ عمر تقریباً سنتالیس سال تاریخ بیعت سال ۱۹۲۹ء ساکن موضع کوٹھہ ڈاکخانہ خاص تحصیل صوابی ضلع پشاور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۷ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے :-

حق مہر مبلغ ایک ہزار جس میں مبلغ ایک سو پچاس روپیہ ابھی میرے خاوند کے ذمہ بقایا ہے۔ اسکے علاوہ مبلغ سات سو روپیہ بصورت زیور و نقد میرا اپنا ہے۔ اس کل رقم مبلغ /۱۰۰ اروپیہ کا ۱/۱۰ کی وصیت میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم بمد وصیت جو /۱۷۰ روپیہ ہوتے ہیں۔ خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میں یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ کہ موجودہ جائیداد کے علاوہ میری جائیداد جو بوقت وفات ثابت ہو۔ اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط المرقوم ۱۷ اگست ۱۹۳۴ء العبد: ہنتی بیگم بقلم خود۔ گواہ شد:- کاتب وصیت شمس الدین احمدی خاوند موصیہ پولیٹیکل کلرک لنڈی کوتل گواہ شد:- یوسف علی آفیسر منشی پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لنڈی کوتل بقلم خود

ملا ۴۲۱۶ - منکہ کریم بی بی زوجہ علم الدین قوم راول عمر قریباً پچاس سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۱۹ء ساکن اوڑ ضلع جالندھر۔ بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج مورخہ ۱۱ احسب ذیل وصیت کرتی ہوں :-

میری جائداد غیر منقولہ مالیتی ۲½ ہزار جسمیں ایک مکان پختہ رہن گرفتہ دو منزلہ ہے۔ جسکا حدود اربعہ شمال مکان عبدالعزیز مشرق گلی بند جنوب گلی شارع عام غرب مکان اروڑا وغیرہ مستریاں۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی میں وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر رہن گرفتہ مکان فک الرہن میری زندگی میں ہو جائے۔ تو اسکے ۱/۱۰ حصہ کے ادا کرنے کا اقرار کرتی ہوں۔ اگر میری وفات کے بعد مذکورہ بالا جائیداد کے کوئی اور جائیداد منقولہ پائی جائے تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں اپنی جائیداد مذکورہ کے حصہ کے متعلق کوئی جزو یا کل ادا کردوں۔ تو اصل حصہ وصیت سے منہا کر دیا جائیگا مکان مذکور بعوض مہر و دیگر زیورات فروخت کردہ وغیرہ سے حاصل کیا گیا ہے۔ گواہ شد:- حکیم حشمت علی سیکرٹری انجمن احمدیہ ساکن اوڑ۔ العبد: مسماۃ کریم بی بی نشان انگوٹھا گواہ شد:- حکیم محمد بخش احمدی ساکن اوڑ۔ گواہ شد:- علم الدین خاوند کرم بی بی موصیہ مذکورہ

ملا ۴۱۵۹ - منکہ عائشہ سراجی غازی نذیر احمد برق مہاجر قوم جٹ سنگے پیشہ خانہ داری عمر ۱۷ سال تاریخ بیعت جلسہ سالانہ دسمبر ۱۹۳۲ء بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج ۲۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری مرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے وقت جسقدر میری جائداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ اول حق مہر مبلغ یکصد روپیہ دوئم زیور قیمت دوصد روپیہ یہ دونوں رقمیں تاحال میرے خاوند کے ذمہ واجب الادا ہیں۔ فقط المرقوم ۴ مئی ۱۹۳۴ء

گواہ شد:۔ بقلم خود غازی نذیر احمد برق جالندھری مہاجر ناظم احمدیہ جدید سکول قادیان ۴-۵-۳۴ العبد:۔ عائشہ سراجی زوجہ غازی نذیر احمد برق مذکور نشان انگوٹھہ ۴-۵-۳۴ گواہ شد:۔ ماموں خان احمدی مہاجر قادیان مدرس جدید سکول قادیان ۴-۵-۳۴

۱۱۷۴۔ منکہ موندان بی بی بیوہ مرزا جان قوم اوان پیشہ زمیندارہ عمرہ ۴۰ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۲۳ء ساکن دوالیال ڈاکخانہ خاص تحصیل پنڈدادن خان ضلع جہلم بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ ۱۲-۱-۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری پنشن ماہوار آٹھ روپے ہے۔ اور کچھ تام اٹھارہ کنال ملکیت ایسی زمین کی ہے جسمیں پیداوار کی تازیست مالک ہوں۔ اور وہ بارانی اول ہے۔ اسکی پیداوار میں سے بھی اور جو اس کے علاوہ میری آمد ہو یا جائیداد پیدا ہو۔ ان تمام میں سے دسواں حصہ کے متعلق میں وصیت کرتی ہوں۔ المرقوم ۶ دسمبر ۱۹۳۳ء

گواہ شد:۔ سردار محمد اللہ دتا چک ۱۵۰ ریاست بہاولپور ضلع بہاولنگر العبد:۔ موندان بی بی ساکن دوالیال ضلع جہلم گواہ شد:۔ ملک علی ...

گواہ شد:۔ ملک علی ... بقلم خود

۱۱۷۷۔ منکہ عائشہ بی بی زوجہ قاضی بشیر احمد صاحب غنا قوم راجپوت تاریخ بیعت پیدائشی احمدی قادیان دارالامان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ ۱۴-۳-۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میرنے کے بعد جو میری جائیداد ثابت ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی رقم یا کوئی جائیداد داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

زیور قیمتی ۱۸ روپیہ۔ مہر ۵۰۰ بذمہ شوہر۔

گواہ شد:۔ عبدالرحیم بھٹی قادیان۔ العبد:۔ عائشہ بی بی بقلم خود۔ گواہ شد:۔ بشیر احمد بھٹی خوشنویس خاوند موصیہ بقلم خود ۱۴-۳-۳۵

۹۳۷۲۔ مسماۃ امیر بیگم زوجہ ولی محمد قوم سید پیشہ تجارت عمرہ ۲۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۸ء ساکن ملوڈ ڈاکخانہ خاص تحصیل وضلع لدھیانہ بقائمی ہوش وحواس بلاجبرواکراہ آج مورخہ ۱۲-۹-۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔ میری اسوقت حق مہر اور زیورات مالیتی یکصد روپیہ کی جائیداد ہے۔ لہذا میں اسکے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اگر میں کوئی رقم حصہ جائیداد کی جو اوپر لکھی گئی ہے۔ اپنی زندگی میں داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کروں گی۔ تو اسکی رسید لونگی۔ اور وہ رقم اصل مذکورہ وصیت کردہ رقم سے منہا تصور ہوگی۔ میرے مرنے کیوقت جو بھی جائیداد متروکہ اس کے سوا بھی ثابت ہوگی۔ تو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ فقط العبد:۔ امیر بیگم اہلیہ ولی محمد نشان انگوٹھہ گواہ شد:۔ سید علی محمد شاہ انسپکٹر بیت المال۔ گواہ شد:۔ امام شاہ بقلم خود

گواہ شد:۔ ولی محمد خاوند موصیہ نشان انگوٹھہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

۳۹۵۲۔ مسماۃ عظیم بی بی زوجہ بیر محمدؐ قوم ارائیں عمر ۷۰ سال تاریخ بیعت سنہ ۱۹۲۲ء ساکن ننگل باغباناں ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۷/۵/۳۳ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری وفات پر جو میرا متروکہ ثابت ہو۔ اُسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائیداد وصیت کی مد میں داخل کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔ زیور و مہر -/۱۰۰ روپیہ ؛

گواہ شد:۔ بیر محمدؐ خاوند موصیہ۔ العبد: عظیم بی بی موصیہ نشان انگوٹھا

گواہ شد:۔ برکت علی احمدی ننگل باغباناں ۱۷/۵/۳۳ ؛

۴۱۸۳۔ مسماۃ ظہورالنساء بیگم زوجہ مستری قادر بخش شیخ صدیقی ساکن قادیان عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت یاد نہیں قریباً ۴۱ سال ہوئے بقائمی ہوش حواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۲۰/۵/۳۴ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میری جائیداد از قسم زیور و مہر قیمتی پانصد روپیہ ہے۔ اس جائیداد کا ۱/۱۰ حصہ بنام صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کرتی ہوں۔ جسقدر قیمت اس جائیداد کی اپنی زندگی میں داخل کروں۔ وہ منہا تصور ہوگی۔ میرے مرنے پر کوئی اور جائیداد پیدا یا ثابت ہوگی۔ تو اسکے بھی اسیقدر حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی ؛

العبد: ظہورالنساء بیگم صاحبہ نشان انگوٹھا ؛

گواہ شد:۔ محمد اسمٰعیل صدیقی پسر موصیہ۔ ؛

گواہ شد:۔ فضل حسین منیجر بک ڈپو قادیان ۲۰/۵/۳۴

مناظر قادیان

قادیان دارالامان کے مختلف مناظر کے فوٹو (۱) ریلوے سٹیشن سے قادیان کی شہری آبادی (۲) تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ (۳) بہشتی مقبرہ کا عام نظارہ (۴) حضرت مسیح موعود علیہ السلام و حضرت خلیفہ اولؓ کے مزار (۵ و ۶) بہشتی مقبرہ سے شہر تک سڑک۔ منارۃ المسیح مساجد کے نظارے۔ یہ چھ تصویری کارڈ ولائیت میں چھپوائے گئے ہیں۔ قیمت ۸؍ بجائے ۱۲؍ کے ایکروپیہ محصولڈاک علاوہ ؛

ملنے کا پتہ:۔ میر ہارون الرشید۔ دارالرحمت۔ قادیان

قرآن مجید مترجم

کتاب گھر قادیان نے حال ہی میں شایع کیا ہے جو بطرز آسان لکھا ہوا عورتوں اور بچوں کیلئے نہایت مفید نعمت غیر مترقبہ ترجمہ تحت اللفظ اور محاورے کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ قیمت بالکل معمولی عام مجلد کپڑا چار روپے ۳ جلد دس روپے ؛

رسالہ درود شریف

مولانا محمد اسماعیل صاحب فاضل پروفیسر جامعہ احمدیہ نے اسمیں قرآن مجید و احادیث نبوی سے فضائل جمع کرنیکے علاوہ حضرت مسیح موعودؑ اور آپ کے خلفاء نے جو کچھ درود شریف کے متعلق ...حقائق و معارف فرمائے ہیں وہ سب جمع کر دیئے ہیں۔ نہایت قیمتی مجموعہ ہے۔ قیمت فی جلد ۸؍ ہر کتب فروش قادیان سے ملیگا ؛

ترقی حسن اور چہرے کے امراض کی لاثانی دوا

فیسر ین رجسٹرڈ

گذرا ہوا جمال ولاتی ہے فیسرین بیشک عجب کمال دکھاتی ہے۔ فیسرین۔ قیمت فی شیشی ایکروپیہ علاوہ محصولڈاک۔ خریدار صاحبان رسالہ کا حوالہ ضرور دیں ؛

ملنے کا پتہ:۔ فیسرین فارمیسی کمہر ضلع فیروزپور پنجاب۔

(بیاد و حید منیجر)

جمپر کا گلا

سلمہ سے تیار کریں

مرسلہ
صغریٰ بیگم
(نئی دھلی)

(بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار مصباح سے شائع کیا)